

## تہذیم اسلامی کا ترجمان

12

لا ہور

ہفت روزہ

# ندائے خلافت

تہذیم اسلامی کا پیغام  
خلافت راشدہ کا ناظم

[www.tanzeem.org](http://www.tanzeem.org)



مسلسل اشاعت کا  
31 وال سال

18 مارچ 2022ء تا 28 شعبان المعظوم 1443ھ

### مسلمانانِ پاکستان! مہلت کہیں ختم نہ ہو جائے!

مسلمانانِ پاکستان اللہ تعالیٰ کی جانب سے بڑے خحت امتحان اور لڑی آزمائش سے دو چار بیس اور ہر حساب و کتاب سے ماوراء اور بڑی سے بڑی توقعات سے بھی بڑھ کر جواہر اسلام عظیم [نماذج اسلام] کے وعدہ پر آزاد خود مختار ملک عطا کرنے کی صورت میں آمد رہتے تھے۔ اس کی ناقربی و ناخبری اور صریح وعدہ خلافی پر سزا کا ایک بہت خخت کروہ امترپی پاکستان کے سقط اور وہاں اپنی ذلت آمیر غناست کی صورت میں ہماری پیغمبیر پر پڑھا ہے۔ تاہم واقعیت یہ ہے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے اس فتویٰ کا مظہر ہے کہ (ترجمہ): "ہم انہیں (آخری اور) بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کا مرہ چکھا میں گے، شاید کہ یہ (اپنی روشن سے) باز آ جائیں" (اجماد: 21) اللہ تعالیٰ نے انہیں آخری سزا انہیں دی اور خلافی امداد کی مہلت عطا کی ہوئی ہے۔ اس لئے کہ یہ بچا کچھ پاکستان بھی ہرگز کوئی تھیرے نہیں ہے بلکہ وسائل اور امداد کا نات کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی عظیمت ہے اور لفظ اللہ تعالیٰ انہی شریق پاکستان بھی کہ تھی کہ با وجود ایک آزاد اور خود مختار ملک کی حیثیت سے ان ہی حدود کے ساتھ دنیا کے قلعے پر قائم ہے جن کے ساتھ 1947ء میں اس کا نہیور ہوا تھا۔ گویا بھی موقع ہے کہ اگر جگہ کے اس شعر کے مطابق کہ۔

چون کے مالی اگر بنا لیں موافق اپنا شعار اب بھی

چون میں آ سکتی ہے پلٹ کر چون سے روکی بھار اب بھی

ہم اپنی روشن کے مطابق اور موافق بنائیں جس کی ایک کڑی پاکستان کا قیام ہے تو کوئی عجب نہیں کہ بر صغیر کے اس گوشے میں اسلام کا ازر رخو جکن و سچکام جہاں آج سے تیر و سوال قلب خانہ، نہ کافرین، دارالاسلام فتح ہو اتنا، اس کے کسی نئے عروج کا پیشہ ثابت ہو۔ جع" راز خدا کی ہے یہ کہ نہیں سکتی بدان" تصورت دیگر ہمارا خداونص کا سایہ گا، جس کا ذکر سورہ الارف کی آیات 175، 176 میں آیا ہے۔ جسے ہم نے اپنی خاص نشانیاں عطا کی تھیں مگر وہ ان سے بھاگ نہ کا، تو یقینے لگ گیا اس کے شیطان اور شامل ہو کر رہا وہ خخت مگر ہوں میں، اور اگر ہم چاہتے تو اسے اپنی نشانیوں کے طفیل رفتاؤ کا ملک بنادیتے مگر وہ بد خخت تو زمین ہی کی جانب جگتا چلا گیا۔" احمد حنفی پاکستان

ڈاکٹر اسرار احمد

گویا اس صورت میں اندر یہ ہے کہ ع" ہماری" داتاں تک مگر نہ ہو گی داتاً تو اوس میں!

### اس شمارے میں

تحقیک عدالت اعتماد  
توقعات اور امداد

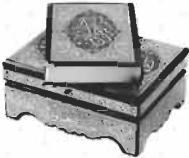
عمل کے لحاظ سے کافر کون؟

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل<sup>(19)</sup>  
پاکستان کا معاشرہ

نگاہ کی حفاظت کیجئے!

ترتیبیت گاہ برائے مدرسین

حضرت ائمہؑ



﴿آیات: 67، 68﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿سُورَةُ الْقُرْآن﴾

وَالَّذِينَ إِذَا آتَفْعَلُوا مُسِرٌ فُوَّا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَاماً ۚ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَّا خَرَوْلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يُرِنُونَ ۝  
وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَاماً ۝

**آیت ۲۷:** ﴿وَالَّذِينَ إِذَا آتَفْعَلُوا مُسِرٌ فُوَّا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَاماً﴾ ”اور وہ لوگ کہ جب وہ خرج کرتے ہیں تو نہ اسرا ف کرتے ہیں اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ (ان کا معاملہ) اس کے بین میں معتدل ہوتا ہے۔“ اگرچہ کسی بھی معااملے میں اعتدال قائم رکھنا بیبا کا مشکل ترین کام ہے مگر اللہ کے ان بندوں کی سیرت ایسی پختہ (mature) ہوتی ہے کہ انہیں اپنے اخراجات کے اندر اعتدال اور توازن قائم رکھنے میں مشکل پیش نہیں آتی۔

**آیت ۲۸:** ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَّا خَرَ ۝﴾ ”اور وہ لوگ جو نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ کسی اور معبد کو“ ﴿وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يُرِنُونَ ۝﴾ ”اور نہ ہی قتل کرتے ہیں کسی جان کو جس کو اللہ نے محترم ہمہ رہا یا ہے مگر حق کے ساتھ اور نہ ہی کبھی وہ زنا کرتے ہیں“ حق سے مراد یہاں وہ قانونی صورتیں ہیں جن صورتوں میں کسی انسان کی جان لی جاسکتی ہے، یعنی قتل کے بد لے قتل، مرتد کا قتل، حربی کافر کا قتل اور شادی شدہ زانی کا رجم۔

اس آیت میں تین بکریہ گناہوں کا ذکر ہوا ہے: شرک، قتل ناجح اور زنا۔ شرک کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دو دفعہ فرمادیا کہ مشرک کو ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا۔ اور قتل ایسا بھی انک گناہ اور جرم ہے جس سے تمدن کی جراثیت ہے جبکہ زنا سے معاشرہ گندگی کا ذہیر بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں ایسے بکریہ گناہوں سے بچنے والوں کے لیے چھوٹے گناہوں سے معافی کی خوشخبری سنائی ہے: ﴿إِنَّمَّا تَحْتَنَبُونَا كَبَيْرَ مَا تُهْمِنُونَ عَذَابُهُنَّ كَفِيرٌ عَنْكُمْ سَيِّئَاتُكُمْ وَنَدِيلُكُمْ مُنْدَلًا كَرِيمًا ۝﴾ (النساء) ”اگر تم لوگ بچتے رہو کریمہ گناہوں سے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ بچش دیں گے اور تمہیں عزت والی جگہ داخل کریں گے۔“

﴿وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَاماً ۝﴾ ”اور جو کوئی بھی یہ کام کرے گا وہ اس کی سزا کو حاصل کر رہے گا۔“

## کسی کی نقل اتنا رنا

رسانہ  
حدیث

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَا أَحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا)) (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں پسند نہ کروں گا کسی کی نقل اتنا رنوں خواہ مجھے اتنا اور اتنا معاوضہ مل جائے۔“

**تشریح:** زبان سے گالی گفتار، عن طعن اور سخت کلامی یا پیچھے پیچھے کسی کی برائی کرنا توبہ سمجھدار لوگ بر صحبت ہیں اور اس کو چھوڑ دینے کی نصیحت بھی کرتے ہیں اور مانتے ہیں کہ یہ باتیں باہمی میں جوں کے لیے زہر قاتل ہیں۔ اس حدیث میں جس چیز سے منع فرمایا گیا ہے یہ ایزار سانی اور غیبیت کی بدترین شکل ہے۔ دوسروں کی نقیض اتنا رنا خواہ تفریط طبع کے لیے ہو تھنیک اور رسولوں کے لیے، انتہائی مذموم اور انسانیت سے گری ہوئی بات ہے۔ اس سے نہ صرف دوسرے کی تو ہیں ہوتی ہے بلکہ نقل اتنا رنا والا خود بھی اپنے آپ کو دوسروں کی گناہوں میں گر لیتا ہے۔

# نذرِ خلافت

تا خلافت کی بناءً دنیا میں ہو پھر استوار  
لگائیں سے ڈھونڈ کر اسلام کا قلب و گجر

تanzeeem اسلامی کا ترجمان نظام خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد رخ

18 24 شعبان 1443ھ جلد 31

22 28 مارچ 2022ء شمارہ 12

مدیر مسئول حافظ عاکف سعید

مدیر ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون فرید الدین مریض

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

بلشیر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چوہدری  
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تanzeeem اسلامی

"دارالاسلام" میان روڈ چوہدری لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800

فون: 042) 35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشتافت: 36-کے ناؤں ناؤں لاہور۔ 54700

فون: 035869501-03، ٹکس: 35834000

publications@tanzeem.org

قیمت فی مہار 20 روپے

سالانہ زر تعاوون

اندرون ملک ..... 800 روپے

بیرون پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)

انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن کے عنوان ارسال

کریں۔ چیک قبول ہیں کیے جاتے

Email: mactaba@tanzeem.org

"ادارہ" کاضم ہونگا حضرات کی تمام آراء

سے پورے طور پر تحقیق ہو تو ضروری نہیں

## پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (قسط: 19)

### پاکستان کا معاشرہ

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل کے حوالے سے مسلمانان پاکستان کے طرز یوں باش میں معاشرتی پہلو کی عمومی تصویر کشی گزشتہ قحط میں کی گئی تھی کہ کس طرح آزادی کے بعد مغربیت کے سامنے بھیثیت قوم ہماری مراجحت دم توڑتی چل گئی اور ہم نظریہ اسلام کی عملی تعبیر کی طرف بڑھنے کی بجائے یعنی پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بنانے کی بجائے جس کے لیے جان و مال کی عظیم رہبانیاں پیش کی گئی تھیں اور انسانی تاریخ کی عظیم ترین بحیرت ہوئی تھی ہم اپنے پرانے آقاوں کی اُس تہذیب کو اپناتے چلے گئے بلکہ خود پر مسلط کر لی۔ جس کے بارے میں مصویر پاکستان شاعر مشرق علامہ اقبال نے کہا تھا ع اٹھا کر پھیلک دو باہر گلی میں نئی تہذیب کے انٹے ہیں گندے

بہر حال اب ہم پاکستان کی معاشرت پر اثر انداز ہونے والے چند اہم واقعات اور محکمات کا تذکرہ کریں گے تاکہ قارئین کو اندازہ ہو سکے کہ ہمارے معاشرے کو تباہی سے دوچار کرنے میں کس کا کتنا باتھ ہے۔ عالمی قوانین کے حوالے سے بعض سرکاری دستاویزات مثلاً شادی، طلاق کی رجسٹریشن وغیرہ تو فی نفسہ یقیناً بے ضرر ہیں، بلکہ دنیوی معاملات کو طے کرنے کے لیے سومند ہیں۔ لیکن مردوں کا ایک سے زائد شادی کرنے کے لیے کسی حکومتی مصالحی ادارے کا یا پہلی یا یوں یا یوں کی اجازت کا محتاج بنا دینا یکسر خلاف شریعت ہے۔ اللہ تعالیٰ مرد کو ایک وقت میں چار یوں یاں رکھنے کی اجازت دیتا ہے ایسی صورت میں کسی قانون سازی سے اللہ تعالیٰ کی فرماہم کرده اس اجازت کے راستے میں رکاوٹ کھڑی کرنا لازماً خلاف شریعت ہے۔ العلیم اور الحکیم ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ لہذا اس نے مرد کو چار شادیوں کی اجازت اپنے علم اور حکمت کی بنیاد پر دی ہے، لہذا اگر کوئی حکومت یا معاشرہ ایسی قانون سازی کرتا ہے جس سے مرد کا یہ اختیار مغلوب، منسوخ یا محدود ہوتا ہے تو یہ مالک کائنات کے خلاف کھلی بغوات ہے، یہ ظلم ہے جو کسی صورت روانہیں رکھا جاسکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک طرف مرد کو یہ اجازت تو دیتا ہے لیکن دوسرا طرف خود قرآن پاک میں اور اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت و سنت کے ذریعے مرد کی شخصیت کو ایسی اخلاقی تعلیم و تربیت سے مزین کرتا ہے کہ وہ اپنی ازدواجی زندگی میں عدل کو بنیاد بنا کر تو ازان قائم کر سکے۔

قدیمتی سے پاکستان میں ایک فوجی طالع آزمانے ایک منکر حدیث کی ذمہ داری لگائی کہ وہ عالمی قوانین ترتیب دے اور پھر اُس نے خود کثیر کی حیثیت سے انہیں زبردستی مسلمانوں پر مسلط کر دیا۔ یہ عالمی قوانین مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے علماء نے خلاف اسلام و شریعت قرار دے

پاکستانی معاشرت اور معاشرتی اقدار کو تلپٹ کرنے میں کچھ بین الاقوامی معاهدات نے بھی کلیدی روں ادا کیا۔ ان میں سے سب سے خوفناک حملہ 1979ء میں اقوام متحده کی جزوں اسلامی سے پاس کیے جانے والا سیڈا (CEDAW) (معاہدہ ہے جو مخفف ہے:

### "Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women"

اسے 3 دسمبر 1981ء میں قانونی حیثیت دی گئی اور آج پاکستان سمیت دنیا کے 181 ممالک اس کو منظور اور لاگو کر چکے ہیں۔ پاکستان نے 1996ء میں اس کو منظور کیا۔ حیرت کا مقام ہے کہ جن مٹھی بھرمالک نے اسے منظور اور لاگو نہیں کیا ان میں سے ایک دنیا میں خواتین کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار خود امریکہ ہے۔ سیڈا کی 16 بنیادی شقتوں کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ اس کے ذریعے معاشرتی خاص طور پر خاندانی نظام کو تباہ کرنا مقصود ہے۔ ظاہری طور پر سیڈا کی شقتوں جو بھی ہوں لیکن پس پر دہان کے مقاصد بہت واضح ہیں جن کی ایک اہمی فہرست درج ذیل ہے:

- 1۔ عورتیں مردوں کی طرح ہوتی ہیں۔ 2۔ مرد کو تعدد و ازدواج کی اجازت نہیں ہے۔ 3۔ بچوں کے نام ان کی ماڈل کے نام پر رکھے جائیں۔
- 4۔ عورت کی عدت نہیں۔ 5۔ مرد کو عورت پر سر پرستی حاصل نہیں ہے اور باپ کو اپنی بیٹیوں کی سر پرستی کا کوئی حق نہیں۔ 6۔ مرد اور عورت کی میراث ایک ہے۔ 7۔ ایک مرد اپنے جیسے مرد سے شادی کر سکتا ہے، ایک عورت اپنے جیسی عورت سے شادی کر سکتی ہے۔ 8۔ خواتین کو اسقاٹِ حمل کا حق حاصل ہے۔
- 9۔ میاں بیوی دنوں کے لیے شادی سے باہر جنسی تعلقات کوئی جرم نہیں ہیں۔
- 10۔ عورت جس سے چاہے تعلق قائم کرے اور جب چاہے جدا ہو جائے، اور جب چاہے دوبارہ جڑ جائے۔ 11۔ شادی کی عمر اٹھارہ سال کے بعد ہے۔ وغیرہ۔

بہر حال جو ملک یا معاشرہ اسلام سے وابستہ ہونے کے باوجود ان مغربی و جاگی قوانین اور نظریات کے ساتھ کھڑا ہونا اور اس کا دفاع کرنا چاہتا ہے اسے جان لینا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کر رہا ہے اور اس کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا انکار کر رہا ہے۔ جس کے دنیوی اور آخری لحاظ سے بدترین نتائج برآمد ہوں گے۔ (جاری ہے)



دیئے۔ ان کے خلاف احتجاج بھی ریکارڈ کروایا، لیکن یہ تقریباً سامنہ سال سے مسلمانان پاکستان پر مسلط ہیں اور بعد میں آنے والا کوئی بھی سول یا فوجی حکمران انہیں تبدیل نہ کر سکا۔ یہ عالمی قوانین خلاف شریعت ہیں اور کس قدر اسلام کے معاشرتی نظام سے متصادم ہیں اس کا علماء کرام تم تفصیل سے زبانی اور تحریری طور پر ذکر کر چکے ہیں اور ہم ہرگز اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ اس میں کی بیشی کر سکیں۔ قارئین اس حوالے سے علماء کرام کے دیئے گئے فتاویٰ سے استفادہ کریں۔

عالیٰ قوانین جیسے داخلی محرکات کی مزید تفصیل دینے سے پہلے ہم کچھ بیرونی محرکات اور عوامل کا ذکر کریں گے جو پاکستانی معاشرت پر اثر انداز ہوئے۔ عورت کو اپنے حقوق سے آشنا کرنے کے نام پر طاغوتی قوتوں نے دجالی ایجاد کے تحت کچھ بین الاقوامی کانفرنس میں منعقد ہوئیں اور بظہر ان کا مقصد عورت کے مسائل کو حل کرنا تباہی گیا۔ ان میں پہلی کانفرنس 1975ء میں ہوئی۔ دوسرا کانفرنس Mexico میں منعقد ہوئی جس میں 67 ممالک نے حصہ لیا۔ تیسرا کانفرنس 1985ء میں نیروی میں ہوئی جس میں 130 ملک شرک ہوئے۔ اس کے بعد 1994ء میں قاہرہ کانفرنس ہوئی۔ اور 1995ء میں وہ کانفرنس منعقد ہوئی جس نے دنیا کی عورت کو بیجنگ Beijing میں پلیٹ فارم فارا یکشن دیا، جسے BPFA کہا جاتا ہے۔ اور اس کانفرنس میں دنیا بھر سے تیس ہزار سے زائد خواتین نے شرکت کی۔ 2000ء میں نیویارک میں عورتوں کی عالمی کانفرنس اقوام متحده کے خصوصی اجلاس کے طور پر منعقد کی گئی جس میں این جی اوزنے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی اور دستاویز کی تیاری پر بھر پور طور پر اثر انداز ہوئیں۔ اسے بیجنگ پلس فائیو (B+5) کا نام دیا گیا اور 2005ء میں بیجنگ کانفرنس کی دسویں سالگرد کو 10 B+ کا نام دیا گیا اور پاکستان میں بھی اسے بھر پور انداز میں منایا گیا۔

اس بیجنگ پلیٹ فارم فارا یکشن کے 12 مخصوص میدان کار ہیں جو عورت کی تمام زندگی کا احاطہ کرتے ہیں۔ اس میں تعلیم، صحبت، غربت، انسانی حقوق، ذرائع ابلاغ، ماحول میعيشت، ادارہ جاتی نظام، مسلح جاریت، فیصلہ سازی میں شمولیت اور تندید کے موضوعات شامل ہیں۔ اور ہر میان حکومتیں اس کی پابند ہیں کہ عورت کے لیے اس حوالے سے جو کام ہو چکے ہیں اور جو ابھی باقی ہیں اور جو حکمیت عملی ترتیب دی جاتی ہے، اس کی ایک جامع رپورٹ اقوام متحده کو پیش کرے۔ گویا خوشنا نعروں کی آڑ میں مغربی اور جاگی تہذیب کو ہمارے معاشرے پر مسلط کرنے اور شعائر اسلام سے دوری پیدا کرنے کی بھر پور کوشش کی گئی۔

# عمل کے لحاظ سے گافرِ کوئی؟

(سورۃ الواقعہ کی آیات 75 تا 82 کی روشنی میں)



جامع مسجد شادمان ماؤن کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ اللہ کے خطاب جمعہ کی تائیخ

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

ہم سورۃ الواقعہ کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ زیر مطالعہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑی قسم اٹھا کر قرآن کی عظمت کو بیان فرمایا:

**فَلَا أُقْسِمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ** ④ ”پس نہیں اقصم“  
 ہے مجھے ان مقامات کی جگہ ستارے ذوئے ہیں۔“

**وَإِنَّهُ لِقَسْمٍ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ** ⑤ ”اور یقیناً یہ بہت بڑی قسم ہے اگر تم جانو!“

”لَا يَمْسِه أَلَا الْمُكَظَّرُونَ“ ⑥ ”اسے چھوٹیں سکتے ہیں۔“

مگر وہی جو بالکل پاک ہیں۔“

اس کی معروف اور راجح تفسیر یہ بیان کی گئی کہ لوح محفوظ تک صرف فرشتوں کی رسائی ممکن ہے اور وہ بھی اللہ کے حکم سے ہی وہاں جاسکتے ہیں۔ یہاں فرشتوں کی پاکیزگی کی طرف اشارہ کیا گیا۔ مطفئِ فتن کے ذیل

مرتب: ابوابراهیم

تلاوت کے ساتھ تذکرہ کا ذکر بھی آیا۔ یعنی اگر باطن

پاک ہوتا ہے تو پھر بدایت بھی ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ظاہر اور باطن کی پاکیزگی عطا فرمائے۔ آگے فرمایا:

**لَتُؤْتِيَنَّ مَنْ حِلَّتِ الْعَلَيْمَينَ** ⑦ ”اس کا اتارا جانا

ہے رب العالمین کی جانب سے۔“ (الواقعہ)

یہ مخلوق کا کلام نہیں جو محمد مصطفیٰ ﷺ پیش کر رہے ہیں بلکہ یہ اللہ کی طرف سے ان کو عطا ہوا ہے۔

یہاں مشرکین کو جواب دیا جا رہا ہے کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ کام انہوں نے اپنی طرف سے لے گیا ہے، معاذ اللہ۔

پھر قرآن حکیم یہ چیلنج بھی ان لوگوں کے سامنے رکھتا ہے کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ کسی مخلوق کا کلام ہے تو پھر تم ایسی

ایک سورت لے آؤ۔ عربی تہاری اپنی زبان ہے اور تمہارا اہل زبان ہونے کا بھی دعویٰ ہے، غیر عربیوں کو تم بھی

(گوئے) کہتے ہو۔ لہذا قرآن سے ملتی جاتی ایک سورت ہی لے آؤ جو کہ تم ہرگز نہیں لاسکتے۔

میں دو باتیں اور بھی اہل علم نے بیان فرمائیں۔ ایک فقہاء

نے قرآن مجید کے آداب کے اعتبار سے مسئلہ بیان فرمایا کہ جب قرآن کو چھونا ہو تو باوضو ہو کر چھونا جائے۔ ایک

شخص بےوضو ہے اور وہ بغیر چھوئے تلاوت کرنا چاہتا ہے تو تلاوت کر سکتا ہے لیکن قرآن حکیم کو ہاتھ لگانے یا چھوئے سے پہلے وضو کر لینا چاہیے۔ البتہ جب

غسل واجب ہو تو پھر تلاوت بھی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح

عورت بھی اپنے مخصوص ایام میں تلاوت نہیں کر سکتی۔

تیرسی تعبیر یہ کی گئی کہ قرآن مجید سے بدایت اور رہنمائی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اپنے باطن کو

پاک کیا جائے۔ اپنے عقیدے کو درست کیا جائے اور

”لَفِي كَثِيرٍ مَكْنُونٍ“ ⑧ ”ایک چھپی ہوئی کتاب میں۔“

پوشیدہ سے مراد محفوظ کتاب ہے۔ قرآن حکیم میں اس کے لیے لوح محفوظ کے الفاظ بھی آتے ہیں۔

سورۃ البرون کے آخر میں ارشاد ہوتا ہے:

**بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ** ⑨ ”فِي تَوْجِحٍ مَحْفُوظٍ“

”بلکہ یہ تو قرآن ہے بہت عزت والا لوح محفوظ میں

نقش ہے۔“

یہ بات بھی معروف ہے کہ وہاں سے شبِ تدریک رات اللہ تعالیٰ نے اس کو پہلے آسمان پر نازل فرمادیا اور

یہ مشرکین اور کفار سے خطاب ہے جو قرآن کو نہیں  
مانتے تھے لیکن ہم بحیثیت مسلمان قرآن پر ایمان رکھتے  
ہیں، ہم رب العالمین کو پناخالت، رازق اور مالک مانتے  
ہیں تو کیا پناح اکم بھی مانتے ہیں کہ نہیں؟ قرآن مجید میں تو  
تمیں باریہ حکم آیا ہے:  
**«إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ طَوْطَ» (یوسف: 40)**  
”اختیار مطلق تصریف اللہ کا ہے۔“

وائے ٹیوڑ کو بعض لوگ دس ہزار روپے ایک مضمون کے  
دیتے ہیں لیکن قرآن پاک پڑھانے والے مولوی  
صاحب کو کیا دیتے ہیں؟ بعض علاقوں کے بچوں کی  
پاکٹ منی دس ہزار روپے ہے اور مسجد کے امام کی تنخواہ  
چھ سات ہزار روپے ہوتی ہے اور پھر اس قوم، امت کارونا  
ہے کہ بر قریتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر لیکن  
اپے اندر بھی جھاٹک کردیکھیں کہ ہم اللہ کے احکامات کو  
کتنی ترجیح دیتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:  
”اللہ تعالیٰ اسی کتاب کے ذریعے سے کچھ قوموں کو  
بام عروج تک پہنچائے گا اور اسی کو ترک کرنے کے باعث  
کچھ کو ذلیل و خوار کر دے گا۔“ (صحیح مسلم)  
امت کی زبوں حالی اور زوال کی بنیادی وجہ  
قرآن حکیم کو پس پشت ڈال دینا ہے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ فرماتا ہے:  
”اللہ تعالیٰ اہل کتاب کے بارے میں فرماتا ہے:  
”بِسْرِیْسْ ریلیز 18 مارچ 2022ء

## اقوام متحده میں اسلاموفوبیا کے خلاف عالمی دن منانے کی قرارداد کی منظوری پاکستان کی زبردست سفارتی فتح ہے

### شجاع الدین شیخ

اقوام متحده میں اسلاموفوبیا کے خلاف عالمی دن منانے کی قرارداد کی منظوری پاکستان کی زبردست سفارتی فتح ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کی۔ انہوں نے کہا کہ 27 ستمبر 2019ء میں وزیر اعظم پاکستان نے اقوام متحده کی جزوں ایمبلی میں اپنے خطاب کے دوران اسلاموفوبیا کے خلاف بھرپور آواز انداختی تھی۔ اس کے بعد گزشتہ تین سال کے دوران پاکستان نے عالمی سطح پر ہر سفارتی فورم پر اسلاموفوبیا اور توہین آمیز خاکوں کی اشاعت سمیت منظم نفرت انگیزی کے انداد اور مسلمانوں کے خلاف تفریق کے خاتمہ کے لیے بھرپور سفارتی کوشش جاری رکھی۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحده کا 15 مارچ کو اسلاموفوبیا کے تدارک کا عالمی دن قرار دینا مسلم دنیا کے لیے ایک اہم پیش رفت ہے جس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ اسلام دشمن قوتیں تملماً اٹھی ہیں اور بھارت، فرانس اور یورپی یونین نے اس قرارداد پر شدید تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بھارت، اسرائیل اور فرانس سمیت مغربی قوتیں مسلمانوں پر ظلم و ستم بڑھا رہی ہیں اور ریاستی سرپرستی میں مسلمانوں کے ساتھ تفریق، دشمنی اور تشدد جیسے اقدامات نے اُن کے انسانی حقوق کے علپرداز ہونے کے دعوے کی قائمی کھول دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جزوں ایمبلی میں پاکستان کی جانب سے پیش کردہ اسلاموفوبیا کے خلاف قرارداد کی اتفاق رائے سے منظوری اور 15 مارچ کو اسلاموفوبیا کے تدارک کے عالمی دن کے طور پر منانے جانے کا اعلان ایک علمائی قدم ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ اس معاملہ پر متحد ہو اور دنیا میں جہاں بھی مسلمانوں پر ظلم و ستم اور تشدد جاری ہے اُس کے خلاف عملی اقدامات کیے جائیں۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

لوگ اس کتاب کے بارے میں مذاہدت کر رہے ہو؟“  
تو جنہے دینا، ترجیح نہ دینا، سستی اور کامیل دکھانا، یہ سب مذاہیم مذاہدت میں آتے ہیں۔ یہاں خطاب تو مشرکین سے ہے جو قرآن کو نہیں مانتے اور اس کے احکام پر عمل بیرونیں ہوتے۔ ہم تو مسلمان ہیں، ہم بھی ذرا اپنے اندر جھاٹک کر دیکھیں، کیا ہم قرآن حکیم کے بارے میں مذاہدت کا معاملہ نہیں کر رہے؟ سستی، کامیل، نظر انداز کرنا، پس پشت ڈالنا، تو جنہے دینا، جو جہذہ کرنا، ترجیح نہ دینا، یہ سب خرابیاں ہمارے اندر بھی ہیں یا نہیں؟ آج ہم دنیا کے حصول کے لیے اپنے بچوں پر لاکھوں کروڑوں خرچ کرتے ہیں، انہیں مہنگی سے مہنگی تعلیم دلوائت ہیں اور پھر لاکھوں روپے فرق کر کے باہر کے ممالک میں بھیجتے ہیں، کس لیے؟ صرف اس لیے کہ دنیا کا مال دو دلت حاصل ہو جائے، ان کا مستقبل سنور جائے۔ کیا ہم قرآن کی تعلیم پر بھی اتنا خرچ کرتے ہیں؟ یہ دنیا کی زندگی تو چند دن کی ہے جبکہ آخرت داگئی ہے۔ کیا ہمیں یہ فکر ہے کہ ہماری نسلوں کی آخرت سنور جائے؟ آخرت تو تدبیث سنورے کی جب قرآن مجید پڑھیں گے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے جو احکام ہیں ان پر عمل بیرونیں گے۔ مہیڈ یاد بھر کی گندگی دکھاتا ہے، کیا قرآن کی تعلیم اس کی ترجیحات میں شامل ہے؟ تعلیمی اداروں میں میتھ، فرسک، یکیشمیری پڑھانے والے کوئی بھاری بھاری تنخواہیں دی جاتی ہیں اور قرآن پڑھانے والے کوئی تنخواہ دی جاتی ہے؟ گھر میں آنے

”اور اگر انہوں نے قائم کیا ہوتا تورات کو اور خلیل کو اور اس کو جو کچھ نازل کیا گی خدا ان پر ان کے رب کی طرف سے تو یہ کھاتے اپنے اپر سے بھی اور اپنے قدموں کے نیچے سے بھی۔“ (المائدہ: 66)

جب سرزین میر اللہ کی کتاب کا نفاذ ہوتا ہے وہاں آسمان سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور زمین اناج الگتی ہے۔ آج الکتاب کی تکمیل شدہ اور فائل تکمیل قرآن مجید ہے۔ آج قرآن کو مانے والے قرآن کے احکام کا نفاذ کریں تو اللہ آسمان سے بھی برکتیں نازل فرمائے گا اور زمین سے نعمتیں عطا کرے گا۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو پھر اللہ فرماتا ہے:

**﴿وَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِمَا أُنْزِلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكُفَّارُ﴾** (المائدہ) ”اور جو اللہ کی ائمہ اور نبی ہوئی شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہی کافر ہیں۔“  
**﴿وَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِمَا أُنْزِلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾** (المائدہ) ”اور جو فیصلے نہیں کرتے اللہ کی ائمہ اور نبی ہوئی شریعت کے مطابق وہی تو ظالم ہیں۔“  
**﴿وَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِمَا أُنْزِلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾** (المائدہ) ”اور جو لوگ فیصلے کرتے اللہ کی ائمہ اور نبی ہوئے ہوئے احکامات و قوانین کے مطابق وہی تو فاسق ہیں۔“

اگر مسلمان طاقت رکھتا ہے اور قرآن کے احکام کو نافذ نہیں کرتا تو عملاً کفر کر رہا ہے۔ یہ خالق کائنات کے فتوے ہیں۔ عوام الناس ہوں یا حکمران ہوں ہم سب کافر ہیں کہ ہم پبلے اپنی ذات پر قرآن کی احکامات کا نفاذ کریں، پھر اپنے گھر بار، پھر اپنے ماحول معاشرے میں اس کے نفاذ کی کوشش اور جدوجہد کریں اور جن حکمرانوں کے پاس اختیار ہے اللہ ان سے بھی پوچھ گا کہ تم ایک نشت میں 33 بل پاس کروالیتے تھے تو کیا تم سوکو نتم نہیں کروا سکتے تھے؟ یہ جیسی کے طوفان کو روکنے کی کوشش کیوں نہیں کی؟ کیا اللہ نہیں پوچھ گا کہ تمہیں اختیار ملا، اقتدار ملاؤ تم نے شریعت کو نافذ کیوں نہ کیا؟ تم نے ہماری عطا کر کرہ سزا کی کو نافذ کرنے کی کوشش کیوں نہ کی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔“ (صحیح مسلم)  
 اگر باپ ہے تو اولاد کے بارے میں سوال ہوگا۔ شوہر ہے تو بیوی کے بارے میں سوال ہوگا، آقا ہے تو علام کے بارے میں سوال ہوگا اور حکمران ہے تو عوام (رعایا) کے

بارے میں سوال ہوگا۔ آج اللہ نے عمل کا موقع دیا ہے کل اللہ کے سامنے جواب دینا ہے۔ ایک کافر ہے جو مانتا ہی نہیں اس کو بھی ان آیات کے ذریعے تو جدلاً جاری ہے اور ایک ہم مانے والے ہیں ہم کو بھی تو جدلاً جاری ہے کہ قرآن کے حقوق پورے کریں۔ آج فرمایا:

**﴿وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْكُمْ تُكْذِبُونَ﴾** (۶۰) ”اور تم نے اپنا نصیب یہ ٹھہرایا ہے کہ تم اس کو جھٹکا رہے ہو!“

تم نے جھٹکا نے کی روشن کو اپنا ظیفہ بنارکھا ہے۔ امام رازی نے ایک رائے یہ بھی بیان کی کہ یہاں رزق سے مراد معاش کا معاملہ ہے۔ ان مشکین مکہ کو پریشانی یہ تھی کہ ایک اللہ وحده لا شریک کی مانیں گے تو ہماری معيشت کا جھٹکا بیٹھ جائے گا۔ اسی لیے انہوں نے بیت اللہ میں 360 بت رکھے تھے۔ سارے عرب سے لوگ جو اور عمرے کے لیے آتے تھے، وہ ان بتوں پر نذر انے چڑھاتے تھے جس سے مشکین کو مال حاصل ہوتا تھا۔ دوسری بات یہ تھی کہ باقی سارے عرب کے قافلے لثثے تھے لیکن قریش کے تجارتی قافلے محفوظ رہتے تھے کیونکہ لوگ بیت اللہ کی متولیت کی وجہ سے قریش کی عزت کرتے تھے۔ لہذا قریش کے مشکر سردار کہتے تھے کہ اگر ان بتوں کو یہاں سے ہٹادیا جائے تو ہم تو مارے جائیں گے، چنانچہ ان لوگوں نے ڈٹ کر نبی اکرم ﷺ کی مختلف کاروباریا خیاری کیا۔ یہ تو وہ کافر تھے جن کو اپنی معيشت کے بیٹھنے جانے کا اندریتھا۔ آج مسلمان حکمرانوں کا عالم یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم شریعت کی بات کریں گے تو امریکہ ناراض ہو جائے گا۔ سوچنا چاہیے کہ کیا اللہ کے ساتھ غداری کر کے امریکہ ہم سے راضی ہو گیا؟ اللہ کے دین کے ساتھ غداری کر کے کیا ہمارے ملکوں کے اندر دو دنگیں بہرہتی ہیں؟ بقول شاعر

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم  
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے  
آج ہمیں یہ پریشانی لاحق ہے کہ شریعت پر عمل کروں گا تو پتا نہیں جا بکار کا مسئلہ نہ ہو جائے، سو وی لہن چھوڑیں گے تو کاروبار کیسے چلے گا؟ شریعت پر عمل کروں گا تو یا اسہے ہو جائے ویسا نہ ہو جائے۔ رשות چھوڑوں گا تو گزارہ کیسے چلے گا وغیرہ۔ سوال پیدا ہوتا ہے کیا ہمارا اللہ پر تکفیر ہے؟

قرآن پر ایمان ہے؟ اللہ تعالیٰ سورۃ القصص میں جواب دیتا ہے کہ پچھلوں کو دیکھو ان کو اپنی میثاقوں پر بڑا نازخ، قوم عاد و ثمود و غریون، شداد و غردد، ہماں وغیرہ سب سرکشی پر منی پالیاں رکھتے تھے لیکن سب بر باد ہو گئے۔ کیا ان

کی معيشتیں ان کو بچا سکیں؟ دنیا عرضی ہے، آخرت کے لیے اپنے ساتھ کیا لے کر جاؤ گے۔ کفار کفر کرتے ہیں پھر بھی انہیں اللہ رزق دیتا ہے، مشکین شرک کرتے ہیں تب بھی اللہ نہیں رزق دیتا ہے، ہم مسلمان اللہ کو ناراض کرتے رہے، پاکستان میں 75 سال ہو گئے حکمرانوں اور اپوزیشن کے درمیان کرسی اور اقتدار کا کھیل جاری رہا۔ اس کے تریخیات میں شامل نہیں ہے۔ تب بھی اللہ دنیا رہا، کھلا ترا رہا، پلاتا رہا، کیا جب اللہ کو حکم کو مانے لگو گے تو اللہ تھیں بھوکا مارے گا؟ استغفار اللہ۔ خدارا! اس بات کو بھیں۔

یاد رکھیے! جھٹکا ناد و اعتبارات سے ہوتا ہے۔ ایک زبان سے جھٹکا ناد ہوتا ہے جیسا کہ کفار قرآن کریم کو اللہ کا کلام نہیں مانتے تھے۔ ایک جھٹکا نا عمل سے ہوتا ہے۔ آج امت مسلم کی اکثریت کے اعمال اور معاملات بتارہے ہیں کہ یہ قرآن کی اہمیت نہیں اور شریعت کے احکامات کی نزدیک قرآن کی اہمیت نہیں اور شریعت کے احکامات کی خلاف ورزی کر رہے ہوئے ہیں۔ الاما شاء اللہ۔ ان کے ”جس نے جان بوجہ کر نماز ترک کی اس نے (گویا) کفر کیا۔“ (جامع ترمذی)

نماز کا فرض نہیں ہے بلکہ مسلمان پر فرض ہے۔ کافر کا تقاضا نہیں کرتا۔ ایمان لاے گا پھر اعمال سے تو ایمان لانے کا تقاضا ہے۔ ایمان لانے کا تقاضا کا تقاضا ہو گا۔ لیکن مسلمان چونکہ کلمہ پڑھنے والا ہے لہذا بے نمازی کا جائز، ہم پڑھتے ہیں لیکن نماز نہ پڑھنا عملاً کفر ہے۔ ایک کافر عقیدے کے لحاظ سے ہوتا ہے اور ایک عمل کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ آج ہمارے انسانوں اور اجتماعی معاملات میں، سیاست، معاشرت، معاشرت، عدالت، ریاست کے معاملات میں اللہ کے احکامات پر عمل نہیں کیا جاتا۔ یہ عملی تکنیک ہے۔ یہود نے تورات کو اللہ کا کلام مانا تھا لیکن اس کے احکامات کو فراموش کیا تو یہ عملی تکنیک تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”مثلاً ان لوگوں کی جو حامل تورات بنائے گئے، پھر وہ اس کے حامل ثابت نہ ہوئے، اُس گدھے کی سی (مثلاً) ہے جو اخانے ہوئے ہو کتابوں کا بوجہ۔ بہت بڑی مثال ہے اس قوم کی جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹکا لایا۔“ (اب الجعفر: 5) آج بھی خطہ مسلمانوں کو بھی لاحق ہے۔ اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

✿✿✿

تحریک عدم اعتماد کا میاپ ہے لیا ام جام کوچھ حاصل نہیں ہو گی تھیں مسلمانوں کے لیے آج پوری دنیا اسلام کے خلاف ہے اسلام میں ایسا جو اسلام ہے کہ تم اپنے معاشرے میں رہا گے میں اللہ کے احکامات کا نالگزگریں ہے ایوب بیگ مرزا

پاکستان جیسی سکیورٹی سینٹر میں سیاسی اور معاشری عدم استحکام کسی صورت مناسب نہیں اور امریکہ کی مختلف ممالک کو کمزور کرنے کے لیے ریجم چینچ کرنے کی پوری تاریخ ہے: رضاۓ الحق

## تحریک عدم اعتماد: توقعات اور امکانات کے موضوع پر حالات حاضرہ کے مفرد پروگرام "زمانہ گواہ" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

مذہب: دینم الحمد

**ایوب بیگ مرزا:** یہ اپوزیشن آج نہیں کہہ رہی بلکہ کئی ماں سے کہہ رہی ہے اور اسی دوران سینٹر میں ایک قانون پاس ہوا ہے۔ میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کے اس دعوے کے بعد یہ قانون منظور ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یقیناً اسٹبلشمنٹ ان کی حمایت کرے گی لیکن اس کا ایک رخ ہمیشہ حکومت کے ساتھ ہوتا ہے۔ کیونکہ فوج ہمیشہ حکومت کے ساتھ ہوتی ہے اور اسے ہونا بھی چاہیے البتہ اسے کوئی عملی کردار نہیں ادا کرنا چاہیے۔ اسی طرح سابقہ حکومتوں میں ترقیاتی کاموں کے نام پر ارکانِ اسلامی کو فائز رہ دیے جاتے تھے موجودہ حکومت میں اس طرح فائز نہیں دیے گئے۔ پہلے پلاٹ اور سرمایہ بھی دیا جاتا تھا جو بے دریغ طریقے سے استعمال ہوتا تھا پھر ظاہر ہے کچھ بھی ہوتے تھے لیکن اب یہ کام بھی نہیں ہو رہا۔ لیکن اب موجودہ حکومت کو بھی محسوس ہو رہا ہے کہ ان لوگوں کے منہ میں کچھ ڈالے بغیر گزارہ نہیں ہے تو انہوں نے بھی فائز زدینے شروع کر دیے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پنجاب حکومت نے ترقیاتی کام کروائے ہیں لیکن یہ حکومت میدیا کے حوالے سے بہت کمزور حکومت ہے۔ اعتقاد کا ووٹ لینا ہو یا عدم اعتماد کا ووٹ دینا ہو تو دونوں صوتوں میں ووٹ پورے کرنے بہت مشکل ہوتے ہیں لیکن اگر ارکانِ اسلامی اجلاس سے غیر حاضر ہو جائیں تو اس میں ان کو بند نہیں کیا جا سکتا۔

**سوال:** اگر حکومتی پارٹی سے کوئی گروپ علیحدہ ہوتا ہے تو تو پھر کیا ہو گا؟

**ایوب بیگ مرزا:** اگر کوئی گروپ علیحدہ ہوتا ہے تو اس

اپنی پارٹی کے خلاف ووٹ نہیں دے سکتا، لیکن اب فلور کر سانگ نہیں ہو سکتی۔ یہ ترمیم نواز شریف لائے تھے اور آج شاید بھی ترمیم ان کے راستے میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے کہ اگر ووٹ پیٹی آئی کے پچھے ارکان کو اپنے ساتھ ملاتا چاہتے ہیں تو ان کا ووٹ تو شمار ہو جائے گا لیکن ان کا کیس پسیکر لائیں کمیش کو پہنچ دے گا جو انہیں 90 دن کے اندر اندر ڈی سیٹ کر دے گا۔ ہمارے ہاں اپنے یہی

**سوال:** پیڈی ایم کی تیادت نے عمران خان کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کر دی ہے۔ اس کے بعد حکومت اور اپوزیشن دونوں کا متحان شروع ہو چکا ہے۔ عمران خان بھی پر امید ہیں اور دوسری طرف اپوزیشن بھی پر اعزم ہے کہ ہم اس میں کامیاب ہوں گے۔ اس صورت حال میں تحریک عدم اعتماد کا اختریار کرے گی؟

**ایوب بیگ مرزا:** اس وقت آن پیغم حکومت کے ایوان میں تقریباً 17 ارکان میں جبکہ اپوزیشن کے پاس 162 ارکان میں تحریک عدم اعتماد کا میاپ کرانے کے لیے حکومت کو کچھ نہیں کرنا ہوتا بلکہ سب کچھ اپوزیشن نے کرنا ہوتا ہے اور اپوزیشن کو کامیابی کے لیے 172 ارکان کی ضرورت ہے۔ اگر 172 ارکان نے عدم اعتماد کے حق میں ووٹ دے دیا تو یہ تحریک کامیاب ہو جائے گی اور حکومت اور کامیڈنے فارغ ہو جائے گی۔ عدم اعتماد کی تحریک کے طریقے کے مطابق اپوزیشن نے اسلامی کے اجلاس کے لیے ریکوویزیشن بھی پیش کر دی ہے اور ساتھ تحریک عدم اعتماد کی وجہات میں ایک چودھویں ترمیم بھی ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اس معاملے میں ہمارا اسٹبلشمنٹ کا بڑا روک ہوتا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ سینٹ میں واضح اکثریت اپوزیشن کی ہے پھر بھی اس میں حکومت کے ووٹ پورے ہو جاتے ہیں اور اپوزیشن حکومت کی طرف سے مل پاس کروانے کی کوشش کروانے میں ناکام رہتی ہے۔ اس جیز کو سامنے کھیں تو جہاں اپوزیشن کی اکثریت نہیں ہے وہاں وہ کیسے کامیابی حاصل کر سکتی ہے؟

**سوال:** اپوزیشن یہ کہہ رہی ہے کہ اس وقت اسٹبلشمنٹ نیوٹرل ہے؟

## مرتب: محمد فیض چودھری

ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتنی ہونے کے ناطے ہمارا دینی فریضہ ہے کہ ہم اپنے معاشرے اور ملک میں اللہ کے احکامات کو نافذ کریں۔

**ایوب بیگ مرزا:** اگرچہ ہمارے اندر بڑی کوتا ہیاں اور کیاں ہیں لیکن پھر بھی تنظیم اسلامی جو پکڑ کر ہی ہے اس کا اصلاً تعلق پہلے اسلام سے پھر پاکستان سے ہے۔ باقی تنظیمی ڈاکٹر اسرار حمد فرمایا کرتے تھے کہ موجودہ سیاسی نظام کی تبدیلیاں گا و آمد خرفا نت خرآمدگا و رفت کے مصدق ہیں۔ یعنی ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ حکومت میں کون آتا ہے اور کون جاتا ہے۔ ہمارا فوکس اسلام اور پاکستان ہے۔ اسلام آئے گا تو پاکستان خود بخود مستحکم اور مضبوط ہو گا۔

**سوال:** عمران خان کے موجودہ بیانیہ میں دو باتیں ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ وہ اپوزیشن کی قیام اہنگوں کو کرپٹ کہ رہے ہیں۔ دوسرا وہ کہہ رہے ہیں کہ اپوزیشن کی اس تحریک کے پیچے بیرونی ہاتھ ملوث ہے۔ دوسری طرف اپوزیشن نے بھی عمران حکومت کے خلاف ایک چارج شیٹ بنائی ہوئی ہے۔ دونوں کے بیانیہ میں کس حد تک صداقت ہے؟

**ایوب بیگ مرزا:** جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اپوزیشن کے پیچے بیرونی ہاتھ ملوث ہے۔ اگر ہم دوسری جنگ عظیم کے حالات کا جائزہ لیں تو بعض باتیں بڑی واضح ہو کر سامنے آتی ہیں کہ جہاں جہاں بھی امریکہ کے مقادرات کو زد پہنچ یا جس ملک نے بھی امریکہ سے منہ پھیرنے کی کوشش کی امریکہ نے وہاں کی رجیم تبدیل کرنے کے لیے سر دھوکی بازی لگادی۔ جب امریکہ اذے مانگے تو وزیر اعظم عمران خان Absolutely Not کہے، ہی آئی اے کا جیف آئے اور عمران خان اسے ملے ہی نہ، اسی طرح امریکی نائب وزیر خارجہ آئے تو اسے ملاقات کا نائم نہ دے۔ پھر امریکہ بڑے زور دار انداز میں جمہوریت کا نفرس کروائے اور اس میں پوری دنیا کو دعوت دے تو پاکستان جانے سے انکار کر دے۔ پھر جیسیں وزراء لپکس کے افتتاح میں بلاتا ہے تو امریکہ کے درکن کے باوجود پاکستان شرکت کرتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر آپ امریکی پالیسی کے مطابق نہیں چلتے تو امریکہ آپ کو کیوں چلنے دے گا؟ ہم عمران خان کے لازم کو نہیں مانتے لیکن ہم سکرین پر دیکھتے ہیں کہ کیا ہو رہا

دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو کچھ دوسرے لوگوں کے لئے میں رسی ڈال کر کھیچ رہے تھے اور بعض بعض کا پیٹ پھاڑ رہے تھے لیکن اب وہ باہم شیر و شکر ہوں گے۔ کچھ مذہبی سیاسی جماعتوں کے لوگ ہیں وہ بھی سب چیزوں پر جو چور کر جمہوریت کوئی اپنا قبلہ بنالیں گے اور اس کے لیے ہر حد پار کریں گے۔

پاکستان ایک سکیورٹی سیٹ ہے۔ حال ہی میں ہمیں دہشت گردی کی ایک نئی لہر کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ بلوچستان میں علیحدگی پسندوں اور افغان بارڈر سے دہشت گروں کے خطرات ہیں۔ اس کی وجہ واضح ہے کہ افغانستان میں طالبان کا بھی مکمل کثرہول نہیں ہے کیونکہ ان کے پاس ابھی تربیذ فوریز موجود نہیں ہیں۔ ہر حال دنیا بڑا مشکل ہے۔ ہمارے ہاں ماضی میں آج تک کوئی تحریک عدم اعتماد کا میاب نہیں ہو سکی اس لیے اس کے امکانات بھی کم ہیں۔

**سوال:** حکومت کا نئیور ختم ہونے کو تھا اور اگلے ایکش قریب تھے ان حالات میں تحریک عدم اعتماد لے کر آنا کیا لکھ و قوم کے مقادیں ہے؟

**رضاء الحق:** اس تحریک کے نتیجے میں "جمہوریت کا حسن" نکھر کر ہمارے سامنے آئے گا۔ یعنی خرید و فروخت کی منڈی لگے گی۔ حکومت اور اپوزیشن دونوں طرف سے تمام وسائل اور صلاحیتیں بروئے کار لائی جائیں گی۔ جووار کان بکنا چاہ رہے ہوں گے ان کی بولی لگے گی۔ پھر سیاسی ملک میں کی جائیں گے کہ اتنی سیٹوں کے بدے اتنی وزارتیں دی جائیں گی۔ سیاسی روشن بھی دی جائے گی۔ چودھویں تمیم کے ہوتے ہوئے فلور کر اسٹنگ کی جائے گی کیونکہ آئیں ہیں کہ اہمیت ہمارے ہاں لکنی ہے ہم جانتے ہیں۔ ہارس ٹریننگ عروج پر ہو گی۔ وہ لوگ جو 2014ء میں اس وقت کی حکومت کے خلاف اس لیے کنٹینر پر چڑھ کر دھرنا دے رہے تھے کہ حکومت کرپشن میں ملوث ہے انہی لوگوں کی کرپشن بھی سامنے آئے گی۔ پھر پی آئی کا دعویٰ تھا کہ انصاف ہونا چاہیے، بریاست مدینہ بنائیں گے وغیرہ لیکن ان سماڑھے تین سالوں میں پی آئی کی حکومت اپنے دعویوں میں عملی طور پر ناکام ہوئی ہے چنانچہ اب ان کا ایک نیا بیانیہ ہو گا جو وہ سامنے لے کر آئیں گے۔

اس بات کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ پاکستان IMF سے اگلا پروگرام نہیں لے گا جس کا واضح مطلب ہے کہ پاکستان امریکی چنگل سے نکل جائے گا۔ لہذا امریکہ یہ سب برداشت نہیں کر سکتا۔

ایک سکیورٹی سیٹ میں سیاسی و معماشی انتشار کسی صورت مناسب نہیں ہوتا جوٹی جماعتوں کو معلوم ہوتا ہے کہ جو بھی حکومت بنے گی اس میں ہماری ضرورت ہو گی لہذا وہ اپنی خدمات پیش کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ حکومت کا نئیور مکمل ہونے میں صرف سوا سال رہتا ہے اور اس دوران اس طرح کی تحریک لانا سیاسی طور پر پھرور نہ ہونے کی علامت ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے دن سے ہم سیاسی نابالغ ہیں اور مستقبل میں سیاسی پیغمبری لانا ہی نہیں چاہتے۔ پھر ہمارے علاقوائی اور بین الاقوامی معاملات ایسے ہیں بالخصوص روں یوکرائن جنگ کو سامنے رکھیں تو اس کے بعد امریکہ اور یورپ کا ہمارے اوپر ایک پریشر ہے۔ وہ معماشی پابندیاں لگا سکتے ہیں اور اس کے علاوہ فتح جزیرش وار ہیسے دوسرے ذرائع استعمال میں لا کر ہمیں نقشان پہنچا سکتے ہیں۔ لہذا اس وقت عدم اعتماد کی تحریک ملک و قوم کے لیے سو دمند نہیں ہے۔ جہاں تک مغربی جمہوریت کا تعلق ہے تو تنظیم اسلامی اس کھیل کے حق میں ہی نہیں ہے۔ بھیتیت مسلمان ہمارے لیے آئندہ میں نظام خلافت کا نظام

بے۔ امریکہ نے ذوالقدر علی بھتو کے ساتھ کیا کیا تھا۔ باقی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار حمد حیریک ناظم مصطفیٰ (ستادیٹیشن) کو شنی ہجھ تو حیریک کہتے تھے جو امریکہ نے چلوائی تھی۔ بہرحال امریکہ جب کسی ملک سے ناراض ہوتا ہے تو وہ ہر قسم کے حربے استعمال کرتا ہے۔ اس میں میدیا کا بھی بہت بڑا روپ ہوتا ہے۔ ہیلری کلینٹن کا بیان آن ریکارڈ ہے کہ ہم نے پاکستانی میدیا کو بچا چڑا رہ دیے ہیں۔

یعنی امریکہ میدیا کو پیسے دے کر وہ باقی کھلواتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ پاکستان ایک سیکورٹی سٹیٹ ہے، اس کی جغرافیائی پوزیشن بہت اہم ہے۔ اس وقت چین کے کھیراؤ کے راستے میں پاکستان ایک دیوار بننا ہوا ہے جس کی وجہ سے امریکہ چین کا گھیراؤ نہیں کر پا رہا۔ لہذا پاکستان کی جو کوکومت اس کے مطابق نہ ہوگی اس کو وہ کبھی قبول نہیں کرے گا۔ اسی طرح معاشری حوالے سے ایک معترضوی اخبار بڑنس ریکارڈ کی خبر ہے کہ چین اور پاکستان مل کر ایک سہری تیار کر رہے ہیں جس میں چین پاکستان کو 21 ارب ڈالر کی سہولت دے رہا ہے۔ جس میں دس ارب ڈالر اسی طرح پاکستان کے خزانے میں رکھا رہا ہے جس طرح تین ارب ڈالر سعودی عرب نے رکھا رہا ہے اور 11 ارب ڈالر کے ذریعے پاکستان کے ذمہ واجب الادا قرضہ کو ڈالنے کر رہا ہے اور یہ انتہائی کم شرح سود پر کر رہا ہے۔ یعنی اس بات کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ اسکے سال پاکستان آئیں ایم ایف سے اگل پروگرام نہیں لے گا جس کا مطلب واضح ہے کہ امریکہ کے چین سے نکلا گا۔ لہذا امریکہ یہ سب کیسے برداشت کرے گا۔ بہرحال یہ حقاً ہیں جس کی وجہ سے امریکہ پاکستان میں موجودہ حیثیت کو پسند نہیں کر رہا ہے۔

**سوال:** عوام مہکائی کی وجہ سے پس چکے ہیں، پنجاب کے وزیر اعلیٰ کی ابلیت پر بھی سوالات اٹھ رہے ہیں، اس وجہ سے بھی مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟ حکومت کے اندر ونی مسائل بھی ہیں۔ کیا یہ سب گذگونس کے مسائل نہیں ہیں؟ کیا یہ مسائل موجودہ حکومت کو حل نہیں کرنے چاہیے تھے؟

**ایوب بیگ مرزا:** اس میں کوئی شک نہیں کہ بیڈگورنگس کا معاملہ ہے اور کرپشن بھی کنشروں نہیں ہو سکی، ناٹلی بھی ہیں جگہ پر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عمران خان نے پاکستان کا وزیر اعظم بننے سے پہلے تیار نہیں کی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے ہر سطح پر، ہر ادارے کے متعلق پوری تحقیق اور رنگ کی ہوئی ہے لیکن ان کے یہ دعوے

غلط ثابت ہوئے۔ وہ عوام کے اصل مسائل کو نہیں سمجھ سکے اور عوام کو اس سے تعلق نہیں ہوتا کہ خارج پالیسی ٹھیک جاتی ہے یا نہیں جاتی، انہیں صرف اپنی روزی روٹی سے غرض ہوتی ہے۔ اوپر سے کوونا کی مصیبت نے ساری دنیا کی میعادیت کو تباہ و بر باد کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اور ہماری میعادیت بھی اس کی زد میں آئی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کوونا و باء کو ہماری حکومت نے اچھی طرح ذیل کیا لیکن اس کے بعد کے معاشری مسائل سے نہیں میں ہماری حکومت ناکام رہی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مہکائی تو دنیا بھر میں بڑھی ہے، پھر خام تباہ بہت مہکائی ہو گیا لیکن ان سب چیزوں کے بارے میں پہلے سے تیاری کر کر کھنچی چاہیے تھی۔ اس حوالے سے کوئی درکار ہے۔ لہذا اس تحریک کی کامیابی اور ناکامی سے عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ تنظیم اسلامی ان چیزوں کا حصہ نہیں ہے کیونکہ ان معاملات میں اسلام کی طرف کوئی پیش رفت نہیں ہوتی۔ ہم اس پر تبصرہ ضرور کریں گے البتہ ہماری پہلی ترجیح اسلام ہے۔ میں کہتا ہوں اگر حکومت کے جانے سے اسلام آتا ہے تو میں دونوں ہاتھ اٹھ کر ہوں گا کہ حکومت چل جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری دنیا اور آخرت اسلام سے جڑی ہوئی ہے جتنا ہم اسلام سے دور چلے جائیں گے تو ہم دنیا میں دلیل و رسوایہ ہی ہوں گے۔ لہذا ہماری ایک ہی دعا ہے کہ کوئی ایسی صورت بن جائے کہ اسلام کا نظام عمل اجتماعی نافذ ہو جائے۔ ہماری دعا، محنت اور کوشش یہی ہے کہ کسی طرح اسلام کی طرف اس ملک کی پیش رفت ہو جائے۔

## ایوب بیگ مرزا: تحریک عدم اعتماد پیش کرنا یقیناً

(۲۵ مارچ 2022ء)

بدھ (02 مارچ) کو مرکزی اسرہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز عصر تا مغرب حلقة لا ہور غربی کے امیر کے ہمراہ ایک عالم دین سے ملاقات کی۔ شام کو ”امیر سے ملاقات“ کے پوگرام کی ریکارڈ نگ کروائی۔ اس کے بعد کراچی روائی ہوئی۔

جمعہ (04 مارچ) کو جامع مسجد شادمان کالونی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔

ہفتہ (05 مارچ) کو ایک رفیق کے بیٹے کے دیے میں شرکت کی۔ کچھ پوگراموں کی ریکارڈ نگ کروائی۔ بعد ازاں معمول کی مصروفیات رہیں۔

نائب امیر صاحب سے تفصیلی امور کے حوالے سے مسلسل رابطہ رہا۔

## امیرکشم اسلامی کی چیڈہ چیڈہ مصروفیات

## (55) حضرت انجینسہ بنی یعنی (اُبُو هُرَيْرَةَ)

فرید اللہ مروت

حضرت امیمہ بنی یعنی جلیل القدر صحابی، حدیث کے سب

سے بڑے راوی اور نسل اصحاب صد حضرت ابوہریرہ بنی یعنی کی والدہ تھیں۔

**نام و نسب**

نام امیمہ تھا لیکن اپنی کنیت اُم ابوہریرہ بنی یعنی سے زیادہ مشہور تھیں۔ حضرت امیمہ بنی یعنی کے والد کا نام صبح بن حارث الدوسی تھا۔ آپ کا تعلق یمن کے قبیلہ دوس سے تھا۔ اس قبیلے سے اسلام کو کافی افرادی وقت حاصل ہوئی۔

**نکاح**

آپ کا نکاح عامر بن عبدہ بن الشریٰ دوستی سے ہوا۔ اسی کی ضلب سے حضرت ابوہریرہ دوست بنی یعنی پیدا ہوئے۔ آپ کے خاوند نے جوانی میں وفات پائی، اس وقت حضرت ابوہریرہ بنی یعنی کم سن تھے۔ ماں نے بڑے مشکل حالات میں ان کی پرورش کی۔

ابوہریرہ بنی یعنی ایک غریب اور یتیم بچے کی حیثیت سے قبیلے والوں کی نظروں میں کوئی وقعت نہ رکھتے تھے لیکن قبول اسلام کے بعد اللہ اور اس کے رسول بنی یعنی کی نظروں میں تاریخنامہ اپنی والدہ کے ساتھ یمن سے مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ مدینہ میں ایک چھوٹے سے کچھ جھونپڑے میں انہوں نے رہائش اختیار کی۔ ان کے بیوی سے بچ تو تھے نہیں، ایک والدہ تھیں اور سوئے اتفاق سے وہ ابھی تک شرک و کفر میں بیٹا تھیں۔ کفوہ شرک کے باوجود دینے کی محبت انہیں بیہاں لے آئی تھی۔ بیٹا بھی ماں کا بہت فرمانبردار تھا۔ مدینہ آمد کے بعد حضرت ابوہریرہ بنی یعنی ماں کی خدمت میں تھوڑی دیر کے لیے حاضر ہوا کرتے تھا وران کی ضروریات فراہم کرنے کے فوراً صدقہ پر چلے جاتے۔

حضرت ابوہریرہ بنی یعنی نہایت ادب و محبت سے اپنی والدہ کو دوین اسلام کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن والدہ اسلام کی طرف راغب ہونے کے وجہے مزید تلقیر ہوتی چلی گئیں۔ اپنے بیٹے سے بناہ محبت نہ ہوئی تو شاید وہ قبیلہ دوس سے یہ رب کی جانب سفر نہ کر تھیں۔

حضرت انجینسہ بنی یعنی سے عقیدت

حضرت ابوہریرہ کی والدہ حضرت امیمہ بنی یعنی قبول اسلام کے بعد انجینسہ بنی یعنی سے بے پناہ محبت کرتی تھیں۔

حضرت ابوہریرہ بنی یعنی پہلے بھی ماں کے بہت خدمت گزار تھے لیکن اب ان کا اندزادہ بھی مثلی ہن گیا۔  
ماں بیٹے کی ایک دوسرے کے لیے دعا

دونوں ماں بیٹا ایک دوسرے کو دعا میں دیا کرتے تھے۔ ابوہریرہ بنی یعنی فرماتے کہ میری والدہ کے مجھ پر بڑے احسانات میں کہ جس نے غربت میں میرے میم جو جانے کے بعد میری پرورش کی اور میری خاطر زندگی بھر دوسرا نکاح نہیں کیا۔ ان کی والدہ اپنے بیٹے کے بارے میں فرمایا کرتی تھیں کہ وہ انتہائی اطاعت گزار اور فرمانبردار بیٹا تو تھا ہی، میری بھائیت کا ذریعہ بھی بنا اس لیے وہ میرا محسن ہے۔ حضرت ابوہریرہ بنی یعنی خود بڑے عالم ہونے کے ساتھ عابد و زاہد بھی تھے۔ ان کی والدہ بڑھاپے میں داخل اسلام ہوئیں۔ اس لیے وہ بھی سبقہ دور جاہلیت کی علاوی ماقات کے لیے اپنا بیٹش تر و قوت اللہ کی یاد اور عبادت میں گزار تھیں۔ والدہ کی زندگی میں حضرت ابوہریرہ بنی یعنی ان کی خدمت کی وجہ سے حج اور عمر کے سعادت حاصل نہ کر سکے۔ ان کی وفات کے بعد انہوں نے حج اور عمرہ ادا کیا۔ اُم ابی ہریرہ بنی یعنی اسلام میں داخل ہوئیں تو انتہائی عمر رسیدہ اور کمرور تھیں، اس لیے وہ حج کی سعادت سے محروم رہیں۔

**حضرت امیمہ کی حضرت انجینسہ بنی یعنی کی تعریف**

احضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ام ابی ہریرہ بنی یعنی مال بیٹیں۔ زندگی بھرا پتے اکتوتے بیٹے کی پرورش اور کچھ بھال میں مصروف رہیں اور اسے ہر طرح کا آرام پہنچایا۔ قول اسلام سے قبل محض بیٹے کی محبت میں گھر بار چھپووا اور مدینہ آگئیں۔ اسی طرح حضرت ابوہریرہ بنی یعنی اپنی ماں کے بھترین فرزند ہیں کہ انہوں نے غربت اور اس کے باوجود اپنی ماں کی خدمت میں کوئی کوتاہی نہ کی۔ پھر سب سے بڑی بات یہ کہ ابوہریرہ بنی یعنی اپنی ماں کو دوزخ کی آگ سے بچا کر جنت کا مُتّحی نہادیا۔ حضرت ابوہریرہ بنی یعنی کی والدہ امیمہ بنی یعنی اپنی زندگی کے آخری سالوں میں اسلام میں داخل ہو کر صحابیت کی صفت میں شامل ہو گئیں۔

**والدین اور اولاد ایک دوسرے کے لیے ڈھال**  
والدین اور اولاد ایک دوسرے کے لیے ڈھال بھی ہوتے ہیں اور رضاۓ الہی کے حصول کا ذریعہ بھی۔ والدین کا کام اولاد سے محبت، ان کی خاطر قربانی اور ایثار اور ان کی تربیت کی سنجیدہ کوشش ہے تو اولاد کا کام والدین کی خدمت، ولجوئی اور ہر طرح انہیں آرام و راحت پہنچانے کی جدوجہد ہے۔ یہ ماں بیٹا وہی بھائیت میں مثلی تھے۔

# مرکز تہذیب اسلامی دارالاسلام لاہور میں

## تربیت گاہ برائے مدارسین

متوفیہ 4 نومبر 2022ء

نیم اختر عدنان

ناظم تربیت محترم خورشید احمد نے ترکی میں احیائے  
اسلام کے حوالے سے استاد سعید نوری کی دینی خدمات اور  
اس راہ میں پیش آمدہ پر صوبات و اعیات عزیزت کو بیان  
کیا تو صحابہ کرام شیخین کو پیش آئے والی آزمائشوں کی یاد  
تازہ ہو گئی۔ گویا غالباً اقامت دین کی روایہ "ہر راہ جو ادھر  
سے جاتی ہے، مقتل سے گزر کر جاتی ہے" صطفیٰ کمال  
پاشا کے اسلام دشمن اقدامات جنہیں اصلاحات کا نام دیا  
گیا، کا تفصیلی تذکرہ ہی ہوا۔ ترکی کی موبوہہ اسلامی  
بیماری کی لہر کے پس پردہ استاد نوری کی تحریک "نور" کا  
تدکرہ علامہ اقبال کے اس شعر کا مصدق اظراً یا:

چو می گویم مسلمانم بلزم

کہ دام مشکلات لا اللہ را  
محض و فہم کے بعد اگلی نشست کا موضوع "تعارف تفسیر  
قرآنی" تھا۔ محترم حافظ شیخ ناظم اسلامی کی تحریک اساس  
و بناء اور غلبہ اقامت دین کی منفرد، ممتاز اور جامعیت کی  
حامل تحریک کے شرکاء اور فرقہ کو خوش فضیب افادہ قرار دے  
کر دل کی گہرائیوں سے شکر الہی، جبالے کی نصیحت فرمائی۔  
ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی تفسیر "بیان القرآن" مولانا مودودیؒ کی  
"تفسیر القرآن" مولانا محسن اصلحی کی "تدبر القرآن"  
پیغمبر کرم شاہ صاحبؒ کی "ضیاء القرآن" سید قطب شہیدی کی  
"فی ظلال القرآن" مولانا شبیر احمد عثمانی کی "تفسیر عثمانی" اور  
"تفسیر ماجدی" مولانا شبیر احمد عثمانی کی "تفسیر عثمانی" اور  
حسن البیان اور تفسیر القرآن جیسی تفاسیر قرآنی کا تعارف بھی  
کے لیے باقاعدہ مرتب شدہ سوانحہ کے ذریعے شرکاء  
کی نصیحت بھی فرمائی۔ مولانا مدرسین کو یہ نصیحت بھی کی  
کہ قرآن مجید کو محض درس و تدریس ہی کے لیے نہیں بلکہ  
خود اپنی ذات کے لیے پڑھنا بھی ضروری اور لازم ہے۔

4 مارچ بروز جمعۃ المبارک بعد از نمازِ عصر تربیت گاہ  
کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ عصر سے مغرب اور مغرب سے عشاء  
کے مابین "اشراط المساعت" یعنی قیامت کی نشانیوں پر مشتمل  
فرموداتِ نبویؐ کی روشنی میں دلنشیں اندازو بیان کے ساتھ  
محترم جناب حافظ شیخ ناظم اسلامی کی روایہ "ہر راہ جو ادھر  
سے جاتی ہے، مقتل سے گزر کر جاتی ہے" صطفیٰ کمال  
اڑپنڈیہ کے اثرات اور افادیت سے بھر پور "دل را بدل  
رجھست" کا مظہر اندازو بیان خوب ہی نہیں بلکہ بہت خوب تھا  
بیماری کی لہر کے پس پردہ استاد نوری کی تحریک "نور" کے  
معابد مخصوص اور حديث نبویؐ کی نشست ہوئی۔ حس کا  
موضوع "اعلام نیت" تھا۔ درس کی سعادت محترم عبد الرؤوف  
نے حاصل کی۔ شرکاء تربیت نے حس پر گرام رات کا  
کھانا تناول کیا اور داڑ کارمندوں کے ساتھ استراحت کے لیے  
اپنے بستروں کا رخ کیا۔ ہفتہ کی صبح 15:40 رقم اعلیٰ یعنی  
تجدد کے لیے ساتھیوں کو بیدار کیا گیا۔ نوافل و تلاوت و  
قرآن مجید کے بعد "خطبہ نماح" کو زبانی یاد کرنے کی مشن  
کروائی گئی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد سورۃ النوبیؐ کی آیت  
122 کے درس کی ذمہ داری بھی محترم عبد الرؤوف نے  
ادا کی۔ دین کا فہم حاصل کرنے اور اس کے ابلاغ کے  
حوالے سے مختصر اور مفید بیان ہوا۔ وقفہ استراحت اور ناشستہ  
سے فراغت کے بعد 8:00 بجے "منہج القلائق نبویؐ" کے  
موضوع پر مذاکرہ منعقد ہوا۔ بنے محترم عبد الرؤوف اور  
جناب مجادہ امین نے مشترک طور پر کندڑ کش کیا۔ اس مذکرہ  
کے لیے باقاعدہ مرتب شدہ سوانحہ کے ذریعے شرکاء  
تربیت کے فکر کو اسرائون تازہ کیا گیا۔ سوال و جواب کے  
ذریعے اس مذکرہ میں مزید معنویت اور جاذبیت نے مفید  
اثرات پیدا کئے۔ بعد ازاں چائے کا وقوف ہوا۔ 15:11 پر

نمایا تھا، کھانے اور آرام کے وقفے کے بعد نمازِ عصر کی  
ادا بھی ہوئی۔ اگلی نشست کا موضوع "محاضرات حدیث"  
تھا۔ اس نشست کی ذمہ داری بھی محترم حافظ شیخ احمد کے  
پر تھی۔ موصوف نے بجا طور پر شرکاء تربیت کے  
دلوں میں اپنے طریقہ تدریس کے ذریعے اپنی شخصیت کی  
دل آویزی و جتنگی اور سادگی و ملمساری کا نقش قائم  
کر دیا۔ "اللهم ز دفڑ" آمین۔

حافظ صاحب نے اپنی تعارفی گفتگو میں تنظیم اسلامی  
کو بجا طور پر علمی و فکری رینگ کی حامل ایک تنظیم اور تحریک  
قرار دیا اور مدرسین کو تلقین فرمائی کہ وہ اپنی فکر اور علمی  
استعداد میں اضافہ کی طرف مسلسل متوجہ رہیں اور "خوب سے  
ہے خوب تر" کی تلاش کو اپنا فکری اور عملی انجوئے عمل بنائیں۔  
انہوں نے رفقا تے تنظیم کو اپنے ذاتی مشاہدہ کی بنیاد پر  
مطالعہ اس پرچ کی کمی کو دور کرنے کا احساس بھی دلایا۔  
ڈاکٹر محمد احمد غازی مرحوم کی کتاب "محاضرات حدیث"  
کے آخری بارہ ابواب کا انتہائی خوبصورت اسلوب اور زبان  
و بیان میں تعارف کرایا۔ انہوں نے صحابہ کرام بیشتر،  
تابعین اور محدثین کرام کے علمی کارناموں اور کاؤشور  
خصوصاً احادیث کی جمع و تدوین کے حوالے سے کئے گئے  
کام پر عمدگی سے روشنی ڈالی۔ مدرسین تربیت گاہ کو انہوں  
نے یہ نصیحت بھی فرمائی کہ وہ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ  
کتب احادیث کے مطالعے کو بھی اپنی عادت بنائیں۔  
"محاضرات حدیث" کے حوالے سے یہ نشست پوری  
تربیت گاہ کے موضوعات میں سب سے زیادہ افادہ کی  
حاصل نشست تھی۔ الحمد للہ علی ذلک۔ بعد ازاں نمازِ عشاء،  
کھانے اور آرام کے لیے وقفہ ہوا۔

6 مارچ بروز اتوار شکارے تربیت گاہ کے لیے منعقد  
آخری دن تھا۔ حس پر معمول نماز تجدہ، نماز فجر کی ادائیگی  
درس قرآن اور ناشستہ سے فراغت کے بعد 10:18 پر "دینی"  
فرائض کا جامع تصور اور علامہ اقبالؒ کے موضوع پر  
دُو شرتوں کا حامل پر گرام منعقد ہوا۔ ڈاکٹر محمد احمد مرحوم  
سے بطور خاص تعریف لائے۔ انہوں نے علامہ اقبالؒ کی  
کی شخصیت اور ان کی فکری تشکیل کا جائزہ پیش کیا اور  
علامہ اقبالؒ، مولانا روممؒ اور سعدی شیرازیؒ کے خوبصورت  
اور حد روجہ روحانی و قلمی تاثیر کے حامل فارسی اشعار  
سے شرکاء تھغفل کے دلوں کو گرانے کی بھرپور کوشش  
کی۔ انہوں نے ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے دینی افکار کے اہم ترے

# نگاہ کی حفاظت کیجئے!

مولانا حافظ فضل الرحمن اشرفی

جب اس آنکھ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنکھ کی نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زبردست اور ثواب کا ثواب تیر ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے خوف سے (دل کے تقاضے کے باوجود) اپنی نگاہ کی حفاظت کر لے میں اس کے بدل میں اسے ایسا پختہ ایمان دوں گا کہ جس کی لذت اور مٹھاں کوہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ (ابن کثیر) حافظ کی نکروری سامنے آتی ہے، کاموں میں دل نہیں الگ، نیدر کم ہوجاتی ہے، قوت ارادی ختم ہوجاتی ہے، یہ ساری مشکلات کو نگاہوں کی حفاظت کا حکم فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ صرف آنکھ کی حفاظت نہ کرنے کی بنا پر پیش آتی ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے نگاہ کی حفاظت کے بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم السَّلَامُ عَلَیْہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ کی باقاعدہ تربیت فرماتے ایک مرتبہ فرمایا کہ تم امتوں میں بیٹھنے سے بچا کرو اگر ضرورت کی وجہ سے راستہ میں بیٹھنا پڑ جائے تو راستہ کا حق ادا کیا کرو۔ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ نے راستہ کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ نظریں بچی رکھنا، کسی کو تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

حضرت جریر بن شاذنے ایک بار پوچھا، یا رسول اللہ ﷺ نے اپنی آنکھیں پکیزہ کر کہ تو اس کا کیا حکم ہے ارشاد فرمایا: ”اپنی نگاہ پکیزہ لو۔“ (رواہ مسلم)

سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک بخنس سے کان، آنکھ اور دل کے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“

انسان سوچتا ہے کہ یہ تو برا مشکل کام ہے لیکن ہمت کر کے انسان نگاہ کی حفاظت کرنا شروع کر دے تو ہر حال اس پر قابو پا سکتا ہے۔

انسان اگر یہ چاہے کہ اس کی زندگی پُر سکون ہو، اس کے خیالات پاکیزہ ہوں، اس کی جسمانی اور روحانی صحت اچھی رہے تو اسے اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنا چاہیے۔ نگاہوں کی حفاظت کے فائدے اور نقصانات ذہن میں رکھے۔ قرآن حکیم اور سیرت طیپہ کا مطالعہ کرتا رہے۔ اپنے گھر کا ماحول اور درود یا کوپا کیزہ رکھے، اپنی نیشت و برخاست کو پا کیزہ بنائے تو یقینی طور پر نگاہوں کی حفاظت ایک آسان گل ثابت ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حدیث قدسی بیان رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق استعمال کیا جائے تو یہی عبادت اور ثواب کا ثواب تیر ہے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے خوف سے نگاہ کا استعمال غلط ہونے لگے تو پھر اس انسان کا ذہن بھی برے خیالات کا مرکز بن جاتا ہے۔ دماغ کی کمزوری اور حافظ کی نکروری سامنے آتی ہے، کاموں میں دل نہیں الگ، نیدر کم ہوجاتی ہے، قوت ارادی ختم ہوجاتی ہے، یہ ساری مشکلات کو نگاہوں کی حفاظت کا حکم فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ

ہے، آپ ایمان والے مردوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں پیچی رکھیں اور اپنی عفت کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اس کے بعد ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ آپ عورتوں سے بچی کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہیں پیچی رکھیں اور اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کریں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو جسمانی نعمتیں عطا فرمائیں ہیں ان میں آنکھیں اللہ کی بڑی نعمت ہیں اور یہ ایسی نعمت ہے جو بغیر مانگے مل گئی۔ نہ کوئی محنت کرنا پڑی، نہ پیسہ خرچ کرنا پڑا۔ جو لوگ اس نعمت سے محروم ہیں ان ہی سے اس نعمت کی قدر و منزلت معلوم ہو سکتی ہے۔

جس قدر سامنی تحقیقات آگے بڑھ رہی ہیں ماہرین نے آنکھ اور اس کے اندر کے حالات کو ایک الگ کائنات قرار دے دیا ہے، اس دیکھنے کے عمل کو انسان کی زندگی میں بڑی اہمیت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جو انسان کا خالق ہے اس نے اس آنکھ کی مشین کو اسکے استعمال کرنے کا سلیقہ سکھایا۔ ظاہر ہے کہ مشین بنانے والے کی بدایات کے مطابق مشین کو نہ چلا جائے تو وہ مشین کیسے درست رکھتی ہے۔

اللہ رب العزت نے آنکھ کے استعمال کی جگہیں بتائی ہیں کہ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کو دیکھنے اور اللہ کی قدرت کا دل سے لیکن کیجئے، پھر اس کے احکام کے مطابق زندگی گزاریے۔ قرآن حکیم میں کئی انداز سے اس کی تعلیم دی گئی یہاں تک فرمایا جیسا کہ تذہی میں ارشاد بنویں لے لیں گے کہ اس آنکھ کے ذریعہ محبت سے مان باپ کی طرف دیکھو گے تو ایک مقبول حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔

پبلو ”فرائض دینی کا جامع تصور“ علامہ اقبال کی تعیمات کی روشنی میں مقابل کر کے خوبصورت انداز سے واضح کیا۔

تریتیت گاہ کا اگلا پروگرام ڈاکٹر اسرار احمد بانی تنظیم اسلامی کا ویڈیو خطاب تھا۔ سعی و طاعت اور بیعت کے تقاضوں کے حوالے سے رفقے تنظیم کو فلم تنظیم کا خواہ بنانے کی روڈر اور بلیغ انداز میں نصیحت فرمائی۔ تنظیم اسلامی میں مختلف مناصب پر ذمہ دار حضرات کی تقریر اور سبکدشتی کے حوالے سے ”نسب و عزل“ کے تطبیقی و جماعتی فلسفہ کی بھی خوب وضاحت فرمائی۔ تربیت گاہ کی آخری نشست کا موضوع ”نقش انکار حديث“ تھا۔ تربیت گاہ کے آخری پروگرام میں تنظیم اسلامی کے امیر جناب شجاع الدین شیخ کے ویڈیو خطاب کے ذریعے سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ امیر محترم نے مدرسین کو تربیت گاہ میں شرکت پر مبارک باد دی اور شریک تربیت نہ ہونے والے مدرسین کے لیے دعا فرمائی۔ مختلف ادوار میں امت مسلمہ کو فتنہ انکار حديث کے ضمن میں ماضی و حال کی گمراہ خصیات اور تحریکات کا بڑی عمدگی سے جائزہ پیش کیا۔ بر صیریر کے حوالے سے سریسید احمد خان، مولوی چراغ علی، عبداللہ چکڑا الوی، اسلام جرجوری، غلام احمد پروین، جاوید احمد غامدی اور علیم بن علیہم کے احادیث نبوی کے انکار اور استخفاف کے حوالے سے امیر محترم کی گفتگو فکر اگلیز بھی تھی اور سبق آموز بھی .....

تریتیت گاہ میں شریک ہو کر معلوم بھی ہوا اور محسوس بھی کہ غلبہ اقامت دین کی گلگری و علمی تحریک اور تنظیم کے تقاضے اتنے سادہ اور آسان نہیں جس قدر کہم تھے تھیں۔ ذاتی طور پر میرے لیے مدرسین کی تربیت گاہ میں شرکت بہت زیادہ مفید رہی۔ موضوعات کا انتخاب، مدرسین و مقررین کا چنانہ شرکاء تربیت کے لیے کھانے اور دیگر لوازمات و ضروریات کا اہتمام اور فراہم سب کچھ الحمد للہ بہت ہی عمده تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ غلبہ و اقامت دین کے اس قابلہ نعمت جان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور اسے مسلسل ”جادہ و منزل“ کا گہرائشور عطا فرمائے رکھے اور اسے اپنے مطلوب و مقصود تک پہنچنے کی سعادت و توفیق عطا فرمائے رکھے۔ آمین



# مادر رمضان المبارک کے دوں ان شیعہ اسلامی کے زیر انتظام مطابق بزمیں

## دورہ ترجمہ قرآن و خلاصہ تعلیمات قرآن کے پروگراموں کی فہرست

دورہ ترجمہ قرآن، حلقة پنجاب شماں

دورہ ترجمہ قرآن، حلقة پنجاب شماں

درس	مقام
اعجاز حسین	مسجد دیوان عمر فاروق ایف 10 مرکز، اسلام آباد برائے رابط: 0300-8441682
شیعیب خالد	گیلکسی مارکی، نزد ترنول چانک، اسلام آباد برائے رابط: 0308-5021681
ڈاکٹر ضمیر اختر خان	مسجد عثمان، ایچ 8/2، نزد انگل پیٹرول پپ، اسلام آباد برائے رابط: 0333-7778686
محمد نعمان	ہمدان ہائی، فیز 5، غوری ٹاؤن، اسلام آباد برائے رابط: 0300-5242873
محمد علی آصف	دار القرآن، مین ڈبل روڈ، سفاری بلاک، کورنگ ٹاؤن، اسلام آباد برائے رابط: 0331-5060440
مولانا خان بہادر	جامع القرآن مسجد، قرآن کمپلیکس، پہونچ، اسلام آباد برائے رابط: 0345-5511341
میجر محمد سلطان	جامع مسجد ریگشن، مانسہرہ روڈ، نزد جب پل، ایمیٹ آباد برائے رابط: 0333-5057120
امینیت سعد محمود	مکان نمبر 5، شریٹ 9، بلاک بی، نیول ایمکرنگ، اسلام آباد برائے رابط: 0333-8882332
راجح محمد اصغر	ملن شادی ہال، مری روڈ، بہارہ کھو اسلام آباد برائے رابط: 0310-5941584
قرعیاں	جامع مسجد فاروقیہ، اپر ہیروڈ، میرہ برائے رابط: 0316-1535631

درس	مقام
رضوان حیدر	دیوان خاص میرج ہال نزد مصریاں چوک مصریاں روڈ 0332-5151916 راولپنڈی کینٹ برائے رابط: 0321-5159579
محمد احمد	گرینڈ پرل مارکی اڈیالہ روڈ نزد نادر آفس جراغی ٹاپ راولپنڈی برائے رابط: 0310-5240607
عمیر نواز خان	دفتر حلقہ پنجاب شماں مکان نمبر 139 ملت کالونی کمپنی چوک راولپنڈی برائے رابط: 0321-5854718
عادل یامن	ریلیشن مارکی گریزر راولپنڈی برائے رابط: 0333-3004729
نہمان طارق	جامع مسجد حرمین شریفین گلزار قائد برائے رابط: 0343-547684 SHN شادی ہال نزد دکھن پل راولپنڈی برائے رابط: 0301-5216911
محمد شہریار	العروض شادی ہال مین جی ٹی روڈ وادی کینٹ برائے رابط: 0345-5418535
ظفر اقبال	خلاصہ رمضانی قرآن، حلقة پنجاب شماں

درس	مقام
محڑہ شاہد	ایفاؤ ٹیکسٹ ہال بحریہ ٹاؤن فیز 7 (نزد گارڈن شی گیٹ) راولپنڈی برائے رابط: 0321-5101516 0312-2663007

### خلاصة مضمون قرآن، حلقة اسلام آباد

حافظ اللہ یار	مسجد ہیگل آباد چکوال برائے رابط: 0312-5904139
ساجد سعیل	مرکز بیان القرآن نواز شیر کالونی جہلم برائے رابط: 0301-5868300

### دورہ ترجمہ قرآن، حلقة ساہیوال ڈویژن

مدرس	مقام
ڈاکٹر مظہر الاسلام	مرکز تنظیم اسلامی شیخ کاظم کالونی وہاری برائے رابط: 0301-6579792
عبداللہ سعید صاحب	جامع مسجد آصف وغدراء، ہوکل کالونی ساہیوال برائے رابط: 0300-6903815
ڈاکٹر اسرار احمد	نند پرانی بزری منڈی پاکستان برائے رابط: 0322-7842775

### خلاصة مضمون قرآن، حلقة ساہیوال ڈویژن

مدرس	مقام
پروفیسر نوازش رسول	قرآن اکیڈمی عارف والا برائے رابط: 0300-0971784
مولانا اکرم مجید	مسجد عبداللہ بن مسعود بگیاں روڈ محلہ رسول پورہ جوہلی لکھا برائے رابط: 0308-2140217
ڈاکٹر اسرار احمد	جامع القرآن جوہلی لکھا برائے رابط: 0308-2140217

### دورہ ترجمہ قرآن، حلقة خیر پختونخوا جنوبی

مدرس	مقام
فضل باسط	حليم ٹاور، جی ٹی روڈ، نشتر آباد، نند نادر آفس پشاور شہر برائے رابط: 0333-9143505
عبدالناصر صافی	حیات آباد پشاور برائے رابط: 0314-5193445
محمد حامد	وفتنیم اسلامی کشمکش پلازہ، شوراچوک نوشہرہ برائے رابط: 0301-8093738

### خلاصة مضمون قرآن، حلقة خیر پختونخوا جنوبی

مدرس	مقام
۱ تیار علی	گلبرگ پشاور صدر برائے رابط: 0312-9102402

### مقام

حسنین مسجد، بلاک ای، شالیمار روڈ، نند پنجاب کیش	مشک خان
احمد میرج ہال، ماذل ناؤن، ہمک، اسلام آباد برائے رابط: 0334-5473875	قاضی عارف
المیر ان پبلک سکول نمبر، مری برائے رابط: 0312-5992634	ویڈیو پروگرام بانی محترم
جامع مسجد صدیق اکبر، پرانی کر پاروڑ، اسلام آباد برائے رابط: 0300-5225574	قاری محمد الیاس
آدم لاج، پارک روڈ، چھٹہ بخت آور، اسلام آباد برائے رابط: 0300-5114500	ڈاکٹر خالد محمود

### دورہ ترجمہ قرآن، حلقة پنجاب پوٹھوہار

مدرس	مقام
افقار پلازا کشیمہ اسلامک سینٹر میر پور	ویڈیو (ڈاکٹر اسرار احمد)
جامع مسجد القدس تراول چکوال	خرم شہزاد بٹ
پرسٹو سکول چکوال	ویڈیو (ڈاکٹر اسرار احمد)
مسجد صدیق اکبر صندل گوجران	مشتاق حسین
مسجد العابد گوجران	حافظ ندیم مجید

### خلاصة مضمون قرآن، حلقة پنجاب پوٹھوہار

مدرس	مقام
مسجد دارالاسلام گوجران	کامران منظور
مسجد رسول قیوم آباد	شیبیر حسین
مسجد رسول پچھی	ظفر اقبال
وفتنیم اسلامی بھون چوک، چکوال	محمد شہزاد بٹ

## حلقة کراچی جنوبی کے تحت رفقاء فیصلی سماہی تربیتی اجتماع

تبلیغ اسلامی حلقة کراچی جنوبی کے زیر انتظام تمام رفقاء، رفیقات کے لیے فیصلی سماہی تربیتی اجتماع بروز اتوار 8 فروری 2022ء مسجد جامع القرآن، قرآن آکیڈمی ڈیپنس میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع کا عنوان ”چھا تعلق ایک طاقت“ رکھا گیا تھا۔ میزبانی کے فرائض ناظر ترتیب نے ادا کیے۔ صبح 8:30 بجے پروگرام کا آغاز ہوا۔ اجتماع کا شیڈول اور ترتیب شرکاء کو آگاہ کرنے کے بعد تلاوت قرآن پاک کے لیے ڈیپنس تبلیغ کے رفیق حافظ ڈاکٹر محمد فتح مصوّری کو مدعو کیا۔ آپ نے سورۃ الفتح کی آیات 28، 29 کی احسن انداز میں تلاوت فرمائی۔ تلاوت کے بعد 20 منٹ کے دورانیہ پر مشتمل محمد نعمان نے ”ہمارا اللہ سے تعلق“ پر بیان کیا۔ آپ نے سورۃ المزمل سے داعی دین کے 8 اوصاف بیان فرمائے جن میں قیام الہلیل کا اہتمام، قیام الہلیل میں ترمیل کے ساتھ تلاوت، دعوت دین اور اقامت دین کی ذمہ داری، کثرت سے اللہ کے مبارک اسماء کا ذکر کرنے، سب سے کث کر اللہ سے چڑنے، اللہ ہی کو کیل بنا نے اور اسی پر مکمل بھروسہ کرنے کا ذکر کیا۔ بعد ازاں امیر قرآن آکیڈمی شارق عبد اللہ علوی نے بعنوان ”ہمارا کتاب اللہ سے تعلق“ پر خطاب فرمایا۔ بعد ازاں رقم نے بعنوان ”ہمارا رسول اللہ سے تعلق“ پر خطاب کیا۔ رقم نے صحابہ کرام نے حیات مبارکہ سے بنی اکرم مسلمانوں سے محبت، اطاعت اور دین کی نصرت کی عملی مثالیں پیش کیں۔ بعد ازاں امیر محترم کا ایک ویدیو کلپ ملاحظہ کیا گیا جس کا عنوان ”ہمارا تبلیغ اسلامی سے تعلق“ تھا۔ آپ نے آٹھ امور کی طرف تو جو دلائی جس میں دعوت دین، حلقة قرآنی سے بڑنا، نظم جماعت کی پابندی، اجتماعات اسرہ میں سو فیصد حاضری، سات روزہ تربیتی کورس کی تیکیل، جان و مال کے ساتھ جہاد، مطالعہ لٹریچر، گھر والوں کی اور اپنے ذات کی فکر کرنا شامل تھا۔

بعد ازاں باہمی ملاقات اور چائے کے لیے 25 منٹ کا وقفہ دیا گیا۔ وقفہ کے بعد امیر کو رنگی و سطحی محترم عاصم خان نے بعنوان ”ہمارا رمضان المبارک سے تعلق“ پر خطاب کیا۔ آپ نے حضرت سلمان فارسیؓ سے مردی ایک حدیث مبارکہ بیان کی جس میں بنی سانیانہیم نے رمضان کی عظمت، لیلۃ القدر کی فضیلت، دن کے روزہ اور رات کے قیام کی اہمیت، روزہ افطار کرنے کی فضیلت کا بیان تھا۔ انہوں نے کہا کہ رمضان کا مہینہ ہمارے لیے دعوت رجوع الی القرآن کرنے کا بہترین موقع عطا کرتا ہے۔ ہر رفیق نارگش کر کے 10 احباب کو کم از کم دو روزہ ترجمہ قرآن میں شرکت کی دعوت دے، اگر ہمارے ذریعہ سے ایک شخص بھی سیدھے راستے پر آگیا تو ہمارے لیے بہترین صدقہ جاریہ ہن جائے گا۔ بعد ازاں ناظر ترتیب نے بعنوان ”ہمارا گھر والوں سے تعلق“ پر خطاب کیا۔ آپ نے ذریعہ ملٹی مدیا پریز ٹیشن ”گھر کی زندگی خوشگوار بنانے کے اصول“ احسن انداز میں بیان فرمائے۔ آپ کی گفتگو میں، رشتہ اور تعلق، مکان اور گھر، خواہش اور ضرورت، مادی ضرورتیں اور غیر مادی ضرورتیں، مزہ اور غوشی، توقع اور امید، ہوس اور محبت کے فرق کو احسن انداز میں پیش کیا۔ بعد ازاں مقامی تنظیم کے اعتبار سے مذاکرہ کے لیے حلقة بنادیئے گئے۔ مقامی امراء نے مذاکرہ کرو دیا جس کا موضوع تھا ”رفقاء تبلیغ کار رمضان کے دوران باہم تعلق“ 25 منٹ کے دورانیہ پر مشتمل یہ پروگرام

شمارہ شفیق	مسجد جامع القرآن حرم ناؤں، فورٹ عباس ریلے: 0321-7580111
سجاد سرور	مسجد جامع القرآن حشمہ کالونی ہارون آباد ریلے: 0333-6305730

## خلاصہ مضمومین قرآن، حلقة بہاول نگر

پروفیسر محمود اسلم	مسجد جامع القرآن فاروق آباد شرقی بہاول نگر ریلے: 0334-7021230
میشل الحنفی عوام	مسجد جامع القرآن گرین ناؤں مرودت ریلے: 0301-6887871
ناصر محمود	مسجد قبا گرین ناؤں ہارون آباد ریلے: 0345-7058532
امین نوشی	مسجد ابوالیوب الانصاری باہو چوک قاضی والا روڈ چشتیاں ریلے: 0336-7103377
بذریعہ ویدیو	مسجد علی نزد دوی ویژن پیکل سکول فقیر والی ریلے: 0321-7598646

## دورہ ترجمہ قرآن، حلقة ملائکہ

متاز بخت	مدرسہ دارالعلمہ والحمدہ گل آباد چکدرہ ریلے: 0343-0912306
حصیب علی	مسجد امداد خیل گلیکے سوات ریلے: 0346-9475724
شوکت اللہ شاکر (منتخب نصاب)	جامع مسجد اختر غونڈ کی بٹ خیلہ ریلے: 0301-8523897
قاری امیر حسن	مدرسہ علوم القرآن سلیمان خیل خارہ بٹ خیلہ ریلے: 0346-9447898
شاہد طفیل	بر جگہ خود ملا کلے جار، باجوز ریلے: 0300-5656750
ویدیو بانی محترم	دفتر تبلیغ اسلامی تیر گردہ ریلے: 0345-9535034



ربا۔ اسی دوران خواتین یکشند میں محترم زوجہ عامر خان نے بعنوان ”خواتین اور شہر عظیم“ کے عنوان کے تحت تذکیرتی سعادت حاصل کی۔ آخر میں امیر حلقہ کراچی جنوبی محترم محمد نصیل منصوری نے اختتامی کلمات، بدایات اور دعا فرمائی۔ آپ نے تمام شرکاء کا عطا اور مردی میں کا خصوصی شکر یہ ادا کیا کہ جنہوں نے اپنی ذمہ داری کی ادا میں میں خوب محنت کی۔ تمام مردی میں کے خطابات پر مختصر تبصرہ اور اعادہ بھی فرمایا۔ ان کا کہنا تھا کہ امیر محترم نے اپنے ویڈیو پر آپ کے خطاب کی دعا پر اس بارہ کت مختل کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ: محمد سعید)

## حلقہ کراچی شہلی کے زیر اہتمام سے ماہی تربیتی اجتماع

حلقہ شہلی کراچی کا سہ ماہی تربیتی اجتماع 20 فروری، بروز اتوار صبح 9 بجے قران اکیڈمی یا میں آباد میں منعقد ہوا۔ اس باریہ اجتماع فرقاء کے ساتھ ساتھ رفیقات اور ان کی فیملیز کے لیے بھی تھا۔ میر بانی کے فراپض مقامی تنظیم نیڈر لبی ایریا نے انجام دیئے۔ اجتماع کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا محترم حافظ ایاز نے سورہ الکاف کی آیات 32 تا 44 کی تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں نقیب اسرہ بحریہ ناؤں تنظیم محترم عمران پھاپڑا نے اپنی آیات کے حوالے سے تذکیرہ بالقرآن کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد محترم سعید صدیقی نے ”برکت کا اسلامی تصور“ کے موضوع پر مطالعہ حدیث کرایا۔ موصوف نے کئی احادیث کی روشنی میں اس تصور کو واضح کیا کہ برکت کسی شکر کی کثرت کا نام نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا اور خوشودی کی شہ میں برکت کا باعث ہے۔ بعد ازاں ملتزم رفیق نارتھ ناظم آباد محترم عمریں کریم خان نے آداب و اخلاق کے ضمن میں ”سیکھنے سیکھانے کے آداب“ بیان کیے۔ اس حوالے سے انہوں نے اخلاص نیت، استاذ کے مقام کی اہمیت کو اجاگر کیا اور یا کاری کی ہلاکت کو بیان کیا۔ چائے اور باہم ملاقات کے وقندے کے بعد محترم اس اعیاض نے اہنگی خوبصورت حمد باری تعالیٰ پیش کی۔ اس کے بعد محترم ڈاکٹر رضوان نے ”جک فوڈ“ کے نقصانات بیان کیے۔ اس حوالے سے انہوں نے سادہ اور تازہ غذا کے استعمال پر زور دیا۔ اس کے بعد نظم تربیت حلقہ کراچی شہلی محترم سعید فاروق احمد نے ”مودودہ دور کے پرپش چیلنج“ کے حوالے سے فتح گرفتاری۔ موصوف نیٹ کے بے جا استعمال کے نقصانات کا ذکر کیا اور اپنے فیلی سٹم کی بقا اور تحفظ کے لیے ذاتی رابطوں کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اجتماع کے آخر میں 8 سے 16 سال تک کے بچوں کے درمیان مقابلہ صحن قراءت کا اہتمام ہوا۔ تمام بچوں نے بڑے اصن انداز میں تلاوت کلام پاک پیش کیا۔ بچوں کی حوصلہ افرادی کے لیے انعامات بھی دیئے گئے۔ اجتماع کے آخر میں امیر حلقہ محترم سید سلمان نے اللہ تعالیٰ کی حمد کے بعد تقدیم مقررین اور رفقاء و رفیقات کا شکر یہ ادا کیا اور گھر بیلو اسرہ کی یاد دہانی کے ساتھ رفقاء کو رمضان المبارک کی تیاری کرنے کی نصیحت فرمائی۔ امیر حلقہ کی دعا پر اجتماع کا اختتام ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس سعی و جهد کو اپنی بارگاہ میں قبول و مقبول فرمائے اور ہمارے لیے تو شہ آخرت بنائے۔ (مرتب کردہ: محمد ارشد، معاون حلقہ برائے تربیت امور)

## تنظیم اسلامی دیر بالا کے زیر اہتمام ماہانہ تربیتی اجتماع

### تنظیم اسلامی دیر بالا کے زیر اہتمام ماہانہ تربیتی اجتماع 30 جنوری 2022ء کو

تنظیم اسلامی دیر بالا کے زیر اہتمام ماہانہ تربیتی اجتماع 30 جنوری 2022ء کو منعقد ہوا۔ جس میں امیر حلقہ جناب ممتاز بخت نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے نو بجے درس قرآن سے ہوا۔ درس قرآن رفیق تنظیم مولانا مسیل احمد نے دیا۔ انہوں نے فکر اخوت پر زور دیا۔ درس قرآن کے بعد درس حدیث دیر بالا کے معتمد محترم لا ائق سید نے دیا۔ انہوں نے ”فرائض دینی“ کے سہ منزلہ درجات پر مفصل خطاب کیا۔ اس کے بعد جناب محمد حنفی نے رفقاء کے اوصاف بیان کیے اور اسی موضوع پر مذاکرہ بھی ہوا۔ بعد ازاں مرکز سے موصول شدہ سلکر ”احسان و اسلام“ کا مطالعہ کر دیا گیا۔ تمام رفقاء نے باری باری ایک ایک ورقہ کا مطالعہ کرایا۔ بعد ازاں امیر حلقہ محترم ممتاز بخت نے خصوصی خطاب کیا۔ انہوں نے رفقاء کو تنظیم کے تماں پروگراموں میں بروقت اور کل وقت شرکت پر زور دیا اور انفاق مال پر بھی ترغیب و تشویق دلائی۔ آخر میں مقامی امیر نے تمام رفقاء کا شکر یہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا پر اس پروگرام کا اختتام ہوا۔ بعد ازاں ممتاز بخت مقامی مسجد شالیمان میں امیر حلقہ نے ”فرائض دینی“ کے جامع تصور، پر مفصل خطاب فرمایا۔ اس پروگرام میں رفقاء کے علاوہ 41 حباب نے بھی شرکت کی۔ نظر پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ امیر حلقہ اور رفقاء اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری سعی جدوجہد کو قبول فرمائے کرتے ہیں شرکت کی۔ درس رفقاء پر مشتمل یہ جماعت عصر کے وقت

22 فروری 2022ء کو تنظیم اسلامی دیر بالا پیغمبر کا مشترکہ سرروزہ دعویٰ اجتماع علاقہ براؤں بانڈی میں منعقد ہوا۔ امیر حلقہ جناب ممتاز بخت اور ناظم تربیت جناب نبی مسیح نے خصوصی طور اس پروگرام میں شرکت کی۔ درس رفقاء پر مشتمل یہ جماعت عصر کے وقت

# Muslims Face Serious Risk of Genocide in India

Khurshid Alam

As Hindutva fascists rampage throughout India without hindrance, the risk of genocide of Muslims has escalated alarmingly. All the markers are there: leaders of the Hindutva terrorist brigade have openly called for exterminating Muslims. Cow vigilantes have attacked and murdered Muslims accusing them of eating beef even while the \$4 billion beef industry is owned predominantly by Hindus.

Muslims are discriminated against in education and, therefore, jobs. Their properties and businesses are targeted and destroyed. Last December, a public meeting held by Hindu fascists in what was called a 'Religious Parliament', openly called for the genocide of Muslims. Members of the ruling Bhartiya Janata Party (BJP) were in attendance. No action has been taken against these Hindus openly calling for the murder of Muslims.

The latest manifestation of Hindutva hatred is the ban on Muslim girl students wearing hijab to school or college. Some commentators in India have pointed to the hypocrisy of the hijab ban. Sikhs can wear a turban while serving in the army or police but Muslim girls cannot wear the hijab to school. True, the ban has sparked protests across India but these are unlikely to force Hindu fascists to back off. They are working to a larger agenda.

Two other factors have contributed to the heightened sense of fear among Muslims in India. The courts no longer provide justice; they side with the Hindu majority pandering to their demands. Further, the Narendra Modi regime and its goons are active supporters of the Hindu terrorists. Modi himself has emerged from the bowels of the fascist outfit, Rashtriya Swayamsevak Sangh (RSS).

On February 7, 2022, the website of the Deoband Madrassa, the Darul Uloom, was taken down amid allegations that it was violating the rights of children. The ban order was issued by a local magistrate. There are fears that Uttar Pradesh

state where the madrassa is located, might order the shut-down of the oldest Islamic madrassa in India.

This was followed, less than two weeks later by a court in Ahmadabad (Gujarat state) sentencing 38 Muslims to death for the 2008 bomb blasts that killed 57 people and dozens of others were injured. Lawyers for the accused said after the February 18 verdict that they would appeal against the sentences to a higher court. Given anti-Muslim hatred in India, there is little chance of getting justice from the courts.

What is to be done as the 200 million Muslims face an existential threat in India? There have been protests in India especially over the hijab ban but such actions have made little difference to the Hindu fanatics that are working to a set agenda. They have made no secret of the fact that they want to turn it into an exclusivist Hindu state in which there is no room for Muslims, Christians or other religious minorities.

Already, Muslims live in so much fear that they have adopted Hindu names and Muslim women go out wearing Hindu symbols to hide their identity. Let us dispense with the nonsensical notion that India is a democracy. It is not, regardless of how many elections it holds. Elections had brought Adolf Hitler to power in Germany. The Hindu fascists have taken the Hitlerite ideology and are implementing it in India against Muslims.

Nor would the western world pay any attention to the plight of Muslims, in India or elsewhere. Western regimes are in the forefront of terrorizing Muslims in their own societies so why would they care about Muslims in India even if they constitute 200 million people? The west is only interested in trade with India and wants to use it as a bulwark against China, their new rival on the global stage.

This leaves the Muslim world. True, there are 57 Muslim nation states but will they do anything to protect the 200 million Muslims? Some of them

بھارتی عدالیہ آرائیں ایس اور بی جے پی کی بنی ٹیم بن چکی ہے

## شجاع الدین شیخ

بھارتی عدالیہ آرائیں ایس اور بی جے پی کی بنی ٹیم بن چکی ہے۔ یہ بات تنظیمِ اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے بھارتی ریاست کرناٹک کے ہائی کورٹ کے اس فیصلہ پر تمہرہ کرتے ہوئے کہی جس کے مطابق تعلیمی اداروں میں حجاب پر ریاست پابندی کو جائز قرار دیا گیا اور کہا گیا کہ حجاب پہننا مذہب اسلام کا لازمی جزو نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ بھارتی عدالیہ کو اسلام کے حوالے سے فتویٰ جاری کرنے کا اختیار کس نے دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ بھارت کے آئین کا آرٹیکل 25 بھارت میں تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے بینادی حقوق کی یکساں صفائع دیتا ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندو تواذہ بہتی اور مسلمانوں سے شدید نفرت نے بھارت کے تمام اداروں کو اپنی لیپیٹ میں لے لیا ہے اور اب آئین کی نئی تشریح اسی ذہتیت کے تالع کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسلم ممالک پر لازم ہے کہ وہ بھارتی مسلمانوں کا بھرپور ساتھ دیں اور ان کی اپنے دین کو بچانے کی جدوجہد میں ہر ممکن مدد کریں۔ مسلمان ممالک بحیثیت مجموعی کم از کم بھارت کا سفارتی اور تجارتی بایکاٹ کریں تاکہ اسے مجبور کیا جاسکے کہ وہ مسلمانوں کے بینادی حقوق کے حفظ کو ہر صورت یقینی بنائے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشتاعت، تنظیمِ اسلامی، پاکستان)

## ضرورت رشته

لاہور میں رہائش پذیر آرائیں فیملی کو اپنے بیٹے، عمر 25 سال، تعلیم بی ایسی کمپیوٹر سائنس، قد "5'5" کے لیے دینی مزاج کی حامل، تعلیم یافتہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0321-4204461

لاہور میں رہائش پذیر نوجوان، عمر 38 سال، ایئر لائئن میں ملازمت کو عقد شانی کے لیے (پہلی بیوی سے بوجہ علیحدگی) دینی مزاج کے حامل دراز قدر لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0320-4437254

لاہور میں رہائش پذیر آرائیں فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 22 سال، تعلیم بی ایسی انٹر لٹریچر، قد "5'5" کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ اور برسروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0321-4204461

سکھر میں رہائش پذیر صدیقی اردو سپیکنگ فیملی کو اپنے بیٹے، رفیق تنظیمِ اسلامی، عمر 33 سال، قد "5'9" تعلیم ایم اے اردو، ایل ایل بی، ایڈو و کیٹ ہائی کورٹ، برسروزگار، کے لیے دینی مزاج کی حامل، کواری لیڈی ڈاکٹر یا پکھر کا رشتہ درکار ہے۔ سکھر اور بہاول پور کی رہائشی فیملی قابل ترجیح۔

برائے رابطہ: 0300-0215456 ، 0334-2763172

them are actively courting India for business opportunities. These include Saudi Arabia, the UAE and a host of others. There are also an estimated 10 to 12 million Hindus working in these countries. If the Arabian regimes were to issue a warning that they would expel all Indian workers if Muslims in India are harmed, there is little doubt that Delhi would take notice. The big question is: will they do so? Having abandoned the Palestinians to the Zionist wolves, what chances are there for these regimes taking a stand in defence of India's 200 million Muslims? That leaves governments like Pakistan, Turkey and Iran. While Pakistan has little or no trade (because of the ongoing Kashmir dispute), it alone would not be able to make much difference. Turkey has issued some statements. If the Erdogan-led government is serious, it must take practical steps to confront the Hindu fascists.

Unfortunately, Iran is doing brisk business with India. True, it faces serious economic challenges because of the illegal western sanctions but will it take a stand against the genocide of Muslims? How far will it go? The Muslim population of India is about 2.5 times the total population of Iran. Are 200 million innocent lives in India worth saving?

Collectively, the Muslim world can stop India's genocidal policies against Muslims and force it to desist. What is required is will power. Can the Muslim world take a stand, or even some countries in the Muslim world, or will they allow the extermination of 200 million Muslims and later shed crocodile tears over their fate?

Courtesy: <https://crescent.icit-digital.org/>

## اللهم اغفر لهم وارزقهم هناءً وآدخلهم في رحمتك واحسبيهم حساناً يسيراً

☆ گجرات تنظیم کے مبتدی رفیق عامر ایمن بٹ کی والدہ وفات پا گئیں۔

برائے تعزیت: 0313-7912277

☆ گوجرانوالہ تنظیم کے ملتزم رفیق خورشید نبی نور کے بڑے بھائی وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0322-5540735

☆ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس مندگان کو صبر جیل کی توفیق دے۔

قرائیں سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا وَارْزِقْ لَهُمَا فِي رَحْمَتِكَ وَاحْسِبْ لَهُمَا حِسَابًا يَسِيرًا

Weekly

**Nida-e-Khilafat**

Lahore

# ACEFYL

SUGAR FREE  
COUGH  
SYRUP

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین  
کھانسی کا شربت  
**شوگرفری**

میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں  
یکسان مفید

